سخن از عرش بدل بردن رندان آمد

این مے صاف ز نہ شیشۂ افلاک چکید

الحمد للہ و المنہ کہ چشمۂ معرفت و آئینۂ حقیقت

مخزن الہام غیبی معدن انوار لاریبی جانِ عرفان موسوم بہ

دیوان مردان صفی

از نتیجۂ طبع ماہر اسرار الٰہی واقف رموز نامتناہی

حضرت شیخ احمد علی صاحب مخاطب بہ مردان صفی عم فیضہ

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہی روشن کہ ہو دل مین رخ روشن اُنکا | زیر فانوس بدن شمع ہے جوبن اُنکا
دید اُنکی ہے وصال اُنکا تصور اُنکا | جان اُنکا ہی جگر اُنکا ہے تن من اُنکا
ہین وہ کاشانۂ دل مین کبھی آنکھون مین کبھی | خانۂ تن ہی مرا گھر بھی اور آنگن اُنکا
ہو تصور جو اُنھین کا تو وہ ہین پیش نگاہ | ہو خیال اُنکے سوا گر تو ہے رہزن اُنکا
ہین تمھین بت وہ تم اپنے کو تو دیکھو ہو کون | جنکو کہتے ہو کہ ہے عرش پہ مسکن اُنکا
جان اُنکی ہی ہر اک جان کہان پر وہ نہین | دونون عالم مین یہی رمز ہی مزمن اُنکا
بیٹھے بیٹھے وہ کیا کرتے ہین ہر گل پہ نظر | دل عاشق ہے مگر سیر کا گلشن اُنکا
وہ ہمارے ہین ہم اُنکے ہین اُنھین کا یہ ظہور | جان اُنکی ہی یہی جان بھی تن من اُنکا

آکے گھر مین مرے مردانؔ وہ جانے پائین
تا قیامت نہ چھٹے ہاتھ سے دامن اُنکا

ہمسے ہمارے یار نے پردہ اُٹھا دیا | راز و نیاز و عشوہ و غمزہ بیا کیا
پایا کسی نے یار کو کون و مکان مین کب | پایا اُسی نے اپنے کو جسنے گما دیا
جس سے جدا ہوا آئے تھے اور بیقرار تھے | سوتے مین آکے یک بیک اُسنے جگا دیا
تو ہی ہے یار یار کا دھوکا ہے ڈھونڈھنا | مرشد نے میرے مجھکو یہ نکتہ بتا دیا

مردان صفی تمھین ہو تمھین اور کچھ بھی ہو
فرمان قل ہو الصمد کا تمکو سنا دیا

تو ہی خورشید اور قمر ٹھہرا
جو ہر حسن ہر بشر ٹھہرا

مصدر عشق تو ہی ہے واللہ
مظہر حسن بشر ٹھہرا

ہے مرے دل مین تو تو یون ٹھہرا
جیسے شیشے مین ہو گہر ٹھہرا

ہر گھڑی غم ترا اُٹھانے کو
کوئی ٹھہرا نہ دل مگر ٹھہرا

جسکو ہم جانتے تھے بے پروا
مونس جان وہ سیمبر ٹھہرا

کیون نہ ٹھہرے تو ان حسینو مین
عشق بازی ترا ہنر ٹھہرا

تم سے ملے مجھسے مین تمھارا ہوا
چلدیا تھا جو دردسر ٹھہرا

اے مردان تجھے تھی جسکی تلاش
تیرے سینہ مین اُسکا گھر ٹھہرا

اک تیرے سوا دل مین خدایا نہین آتا
کچھ دھیان مین شیطان کے مرا اصلا نہین آتا

آتا ہی تو ہی تو میری نظرو نمین عیان سب
کہتے ہین جسے نفس وہ دھوکا نہین آتا

کیا دخل سوا تیرے جو دل مین ہو کہین کچھ
بن تیرے جو مین کچھ کرون حقا نہین آتا

کچھ نیکی بدی سے مجھے مطلب نہ سروکار
کرتے ہو تمھین سب مجھے اخفا نہین آتا

خود کہتے ہو خود سنتے ہو خود کرتے ہو ہر کام
مجھ مین ہو تمھین تم مجھے پردا نہین آتا

جب بس گیا آنکھو نمین مرے دل کے حق ہی حق
کہتا ہون انا الحق مجھے کھٹکا نہین آتا

بس ہو چکا مردان نہ کرو اور کچھ اظہار
کہنے کو جو پوچھو تمھین کیا کیا نہین آتا

اس دل میں اگر میرے تو اے یار نہ ہوتا
ہرگز یہ تو ہی تو کا پھر اقرار نہ ہوتا

ہوتا نہ اگر نور قدم ذات میں اپنی
ہرگز یہ دل آگاہ پر انوار نہ ہوتا

ہوتا نہ ہر اک رگ میں گزر یار جو تیرا
پھر جنبش اعضا کا یہ اطوار نہ ہوتا

ہوتی نہ جو مرشد کی سمائی مرے تن میں
واللہ کبھی واقف اسرار نہ ہوتا

ہوتا نہ اگر صورتِ مرداںؔ میں خدا خود
ہرگز یہ انا اللہ کا اظہار نہ ہوتا

محو دیدار اپنا سارا تن ہوا
ہر بُنِ مو شوق سے روزن ہوا

گلبنِ ہستی ہوا اپنا قلم
پھر جمالِ یار سے گلشن ہوا

ہے تجلی جان و دل میں جو مرے
چہرۂ تاباں سے یہ روشن ہوا

یار نے جب سے کیا دل میں قیام
بڑھ کے کوہِ طور سے یہ تن ہوا

مثل پارس تم ہو مرداںؔ بوجھ لو
چھو لیا جسنے وہی کندن ہوا

ہم سے سن لو تم یہ نکتہ طالبانِ کبریا
دیکھو اپنے کو نہ تم اپنے میں دیکھو تب خدا

ہیں نہیں وہ اللہ جو کچھ ہو تمھیں ہو بس فقط
ہر بُنِ مو سے ہے اب یہ نکلتی ہی صدا

گر طلب ہو مصطفیٰ کی دیکھو مرشد کو مدام
پیر مرشد نام ہے اور ہیں محمد مصطفیٰ

گر نہ دھوکا تمکو دے شیطانِ ملعون مبدم
پیر مرشد ہی کو دیکھو تم کہ ہیں رب العلا

آپ سے چھوٹے اور چھوٹے گر تعین سے کوئی
دیکھے اپنے میں احد احمد کو باہم بے ریا

گر نہ ہو مرشد مدد پر پھر تو یہ کچھ بھی نہ ہو
قرب ہو اللہ کا لے دید احمد مجتبیٰ

مرشد و اللہ احمد تینوں ہیں اللہ بس
کلمۂ حق تم نے مرداںؔ خوب دل پر لکھ لیا

دین و اسلام اپنا جانان پر فدا ہونا ہوا
مسجد و دیر و حرم سے یون جدا ہونا ہوا

شیخی و شرم و حیا ہوش و حواس اپنے سبھی
چلدیے اک جام مین جنکا نہ پھر آنا ہوا

کھنچتے کھنچتے عطر کا عطر آجتک آیا ہو نہین
اسیلیے مجموعۂ پیران دل دانا ہوا

آپ ہی مین دیکھتا ہون صاحب مین کو
وان نہ دیکھا جز مکان کچھ جب حرم جانا ہوا

ہو تلاش وصل کیون اور دغدغہ کیا ہجر کا
تیری ہی صورت مین مردان آنکا جب آنا ہوا

نقش موہوم سے گر تو خدا ہو پیدا
بیضۂ بوم جو ٹوٹے تو ہما ہو پیدا

ہستی وہم جو ہے ابر کی مانند گھرے
رخ خورشید سے سمٹے تو حنا ہو پیدا

چشم فہمید نہو کور نہ گر گوش تو کھدو
شب دیجور جو مٹ جائے تو کیا ہو پیدا

قل ہو اللہ احد اور ہے کثرت یہ حجاب
ورنہ ممکن ہے یہ کب مثل خدا ہو پیدا

نحن اقرب کی صدا سمجھے جو کوئی مردان
روئین روئین سے انا الحق کی صدا ہو پیدا

نقش مرشد بھی خاکہ ہے رب کا
ہے کھلا اسمین عقدہ مطلب کا

ایک مرشد سے حل ہین کل مطلب
اور کوئی نہین مرے ڈھب کا

سوجگا کھو کے اپنے کو حل کر
یار سے یار ہو گیا کب کا

جب نہ تھا آسمان زمین نہ کوئی
مین نہ تھا مین ہون عشوہ گر تب کا

ہو بہو دیکھتا ہون ہوتین صنم
بوسہ لیتا ہون اپنے ہی لب کا

سب ہو نہین سب مین ہون اور سب سے الگ
حال پوچھو نہ میرے مذہب کا

فضل مرشد سے اپنے مین مردان
دیکھتے ہین تماشا ہم سب کا

اے یار تیری دید مین رہتا ہون مین سرشار جب سے تو مجھے ملگیا
دلمین تجھے اپنے ہون مین دیکھتا ہر بار پردہ جو تھا وہ کھل گیا

واللہ تو ہی ہے میری تصویر مین سب یار مین نہین زنہار
رخت وجود اپنا ترے عشق مین اے یار سب پنبہ نمط جل گیا

صدقہ ہون تری شکل پر اے حیدر کرار اے میرے کرم گار
مجھ مین ہو تمھین سب یہ تمھارا ہے سب اظہار۔ اس لطف کے مین بل گیا

رکھتے ہین قدم عشق مین تیرے جو دل افگار تو ہی ہے مددگار
ورنہ کرے کوئی بھلا کیا عشق کا اقرار پھر تو یہ سب کھل گیا

رکھتا ہے حباب آپ پر جسطرح سے اظہار یون تھا مین نمودار
ٹوٹا جو حباب ہستی موہوم کا اک بار۔ دریا ہی تھا جو ل گیا

جسم و دل و جان میرا جو تھا گم ہوا اکبار بس رہ گیا تو یار
اے بحر کرم موج ہے یون جسم کا اظہار ورنہ یہ تو سب کھل گیا

مردان ہین اسی شکل مین خود حیدر کرار اور سید ابرار
واللہ ملا یون ہی ہے اللہ کا اسرار۔ مرشد سے یہ سب کھل گیا

تیری فرقت مین جو آنسو کا بہانا ہوگا
ایک دن ہوگا کہ جنت مین ہمین تم ہوگے
جسکا ممکن نہین آنا ہے مرے پاس تلک
مجھکو مجبور کیے دیتا ہی دل اسکی طرف
شکل احمد ہون وہ ہی قبر مین خلوت دامن

دل بیمار مرض مین بھی توانا ہوگا
میرے پہلو سے تبھی درد کا جانا ہوگا
کھینچ کر جذب محبت تجھے لانا ہوگا
اُسنے الفت مرے دل مین کہین ٹھانا ہوگا
پھر پرسش نہ نکیرون کو بھی آنا ہوگا

وہان ہے ٹھہرا مقام اپنا جہان نشان ہے نہ نام اپنا
شب تحیر ہے وصل جانان ہے بیخودی مین مقام اپنا
کسی نے بیخودی سے کرکے خودی ہی مین پھر خدا دکھایا
یہ جان جانان جو ہمنے جانا تو جان ہی سے ہے کام اپنا
سمجھ کر یہ کہہ رہا ہون انا انا کل انا انا ہے
سمجھ ہے اپنی نہ بوجھ اپنی نہ ہے یہ ہرگز کلام اپنا
اُبل رہا ہے یہ جام وحدت کبھی نہوگا یہ کم بکثرت
مین اپنے ساقی کے صدقہ صدقہ بھرا ہے جسنے یہ جام اپنا
یہ تن محمدؐ یہ جان خدا ہے خدا خدا سب خدا خدا ہے
یہی سمجھ ہے یہی تصور یہی ہے وردِ مدام اپنا
نہ وصل ہے اور نہ ہجر جانان رہا نہ دل مین دوئی کا سامان
جسے ہین کہتے وصال جانان وہی ہے ہردم نظام اپنا
کرم ہے مرشد کا تمپہ مردان یہی عنایت ہے خاص یزدان
رہے یہ افزون ہمیشہ ہر آن یہی ہے مطلب تمام اپنا

ہر ادا نے تری تاکا ہے نشانہ دل کا
مجلس غیر مین کیون اے ستم ایجاد ہو تو
مشکلین عشق کی انجام کی جھیلین کیونکر
ہمنے روکا دل ناشاد کو کوچے سے ترے
ایسے معشوق سے مردان کوئی پوچھے کیونکر

کب ہے ممکن ترے ناز و نفسے بچانا دل کا
تیرے رہنے کو بنا ہے جو ٹھکانا دل کا
سہل سمجھے تھے جو پہلے سے لگانا دل کا
روکے کیونکر کوئی کسطرح سے آنا دل کا
جسکو سو طرح سے آتا ہو منانا دل کا

تمھارے وصل کا چرچا ہے مشغلہ دل کا
تمھارے ملنے سے ملتا ہے مدعا دل کا

وہ ماہ نقش ہے دل پر مثال سکۂ زر
نہین ہو قابل خارج یہ داخلا دل کا

رکو نہ تم نہ رکے یار بھی کبھی ھرگز
تمھارے رکنے سے رکتا ہو معاملا دل کا

دل و دماغ و جگر چشم آرزو و خیال
تمھارے ساتھ ہمارا ہے قافلا دل کا

جو ہم نثار ہین تمپر تو تم فدا ہو صنم
ہوا ہے دونون طرف سے مقابلا دل کا

تلاش یار مین در در پھرے وہ کیون مجنون سو ہم
ملا ہو دل ہی مین جسکے یہ لاڈلا دل کا

سنبھل کے سامنے جانان کے بیٹھو مردان
پڑا ہے عارض و کاکل سے سامنا دل کا

تجھکو آتا ہے ستمگر تو ستانا دل کا
مجھکو بھاتا ہی ترے رخ سے لگانا دل کا

تھامے تھمتا نہین سینہ مین تعشق کے سبب
دونون ہاتھون سے پڑا ہمکو دبانا دل کا

مژدۂ وصل حبیب آکے جو کہدے کوئی
ناتوانی مین کرے ہمکو توانا دل کا

نقد دل کو بھی عزیز اس سے نہین رکھتے ہم
کوئی گر دے جو مسرت مین زمانا دل کا

ہمنے مانا نہ کبھی آپ کرینگے پامال
دامن ناز سے مشکل ہے بچانا دل کا

ہم جو بیٹھے ترے پہلو مین اٹھائے نہ اٹھے
خوب آتا ہے تجھے یار لبھانا دل کا

ماجرا رنج والم کا نہ کہو تم مردان
کام دانا کا نہین رنج مین لانا دل کا

اے رشک قمر آگے ترے شمس و قمر کیا
سو جان سے فدا ہو نہین یہ جان و جگر کیا

اک آن مین دیتے ہو جلا عشق کے مارے
ان باتون سے تھی عیسیٔ مریم کو خبر کیا

غیرت مین محبت مین مروت مین ترا مثل
پایا نہین ہمنے کہین اور ہوگا بشر کیا

دن بھر ہے تصور رہے مگر رات کو رونا
کرتے ہیں میاں دیکھیے یہ دیدہ تر کیا

ہم تم ہیں دل وجان سے گر ایک ہی مردان
کہنے کو ہیں دو ایک ہیں ہم دو ہیں مگر کیا

سب سے پہلے تھا تو میں تھا اور غم جانانہ تھا
لامکان تھا گھر مرا اور عرش پہ کاشانہ تھا

نور میرا حسن خوبان اور اداسودائے خلق
عشق میری روح تھی اور جان ہی جانانہ تھا

چشم باطن سے جو دیکھا حسن حق آیا نظر
ہستی حق نے بھلایا تن کو تن افسانہ تھا

شمع پر پروانہ جل کر مر گیا کیا فائدہ
بنگیا لیلیٰ ہی مجنون عشق یہ مردانہ تھا

ناصحا دل کسطرح جز یار سنتا تیرے پند
تھا رخ دلدار میں گم بے خود و مستانہ تھا

حق رگ و پے خون میں تھا جوش زن مجبور تھا
تب انا الحق بول اٹھا منصور کیا دیوانہ تھا

حق کا پیارا اور سولی حیف تم پر عالمو
تھی شریعت گو صحیح پر فعل گستاخانہ تھا

مست مطلق صورت قدرت پہ دل کیونکر نہ ہو
بادہ و ساغر تھا اپنا ساقی و میخانہ تھا

ہے بناوٹ ظاہری سے تجھکو مردان بس نفور
جب کبھی باطن میں دیکھا کر و فر شاہانہ تھا

میں بنایا ساقی تھا جسدن گردش پیمانہ تھا
ہو کا عالم حسن خود بین صورت مستانہ تھا

عشق نے پیدا کیا پنہان ہے پیدا میں ہمیں
از پئے اظہار عالم آب و گل میں آنا تھا

خاک آدم میں کیا جسم گذر قدرت نے خود
ہو گئے مسجود آدم ہر ملک فرزانہ تھا

تھا احد مطلق اور ہے واحد بچشم عارفان
کھل گئی جب آنکھ باطن اپنا سب بیگانہ تھا

عشق کو کہتے ہیں مردان پیشوائے جان جان
جسکے دل میں گھر کیا وہ آخرش جانانہ تھا

ہولی

بسم اللہ پیارا دولارا ۔ مورا جگر موری آنکھون کا تارا
گا ہین کہون واکی گت ہے انوکھی ۔ جاکی صفت مان ہی الحمد سارا
مردان صفی نت سوت وجاگت ۔ سنگھ ہی رہت قل ہو اللہ پیارا

غزل

شب وصل جو ہجر کے غم سے چھٹے تو خیال ہلال سحر ہے لگا
کرین ناز اس عیش و نشاط پہ کیا جس عیش کے پیچھے ضرر ہی لگا
نیکی و بدی و خیال خدا انھین کامون کا تخم ضرور اُگا
نیکی کا نیک بدی کا برا جو کروگے عمل وہ ثمر ہے لگا
کبھی جور و ستم سے جو باز آئے تو وہ غیرون کے پہلو مین جا بیٹھے
بچے ایسے حبیب سے غیر بھلا کہ نہ ربح ہے دل کو نہ ڈر ہے لگا
تری جور و جفا نے کیا یہ ستم شہ حسن شباب ہوا پُر غم
رہا باقی نہ اب ترے حسن کا دم دل بیدلون کا یہ صبر ہے لگا
یہی حاصل عشق ہی جور و کرم انھین دونون کا لطف اُٹھاتے ہین ہم
شب وصل بھی مردان یہ ہین ہمدم انھین دونو مین جان و جگر ہے لگا

ہمکو مصدر بھی اور مشتق ہوا معلوم اپنا	حضرت عشق نے دکھلادیا مفہوم اپنا
حجلہ نشین دل مغموم ہین وہ جان جہان	دیکھا ہمنے جو حجاب ہوگیا معدوم اپنا
در دراحت سے فزون عشق کا رہتا ہی ہمین	ہوا اقسام ازل سے یہی مقسوم اپنا
اور تو پاس ہی کیا میرے جو مین نذر کرون	نذر نظارہ رخ ہے ۔ دل معصوم اپنا

محفلِ یار سے آئے ہیں یہاں گو مرداں
صحن خانہ ہے انھیں کا دل مغموم اپنا

صحرائے عدم میں بھی میں گمنام نہ تھا
تھا اصل میں جو نام پسِ نام نہ تھا

خواہاں میری صورت کا بجز میرے نہ تھا
جز دید و شنید اپنے کوئی نام نہ تھا

تھا عالم ہو دشت و بیابان نہ تھا
یہ وقت شب و روز و صبح و شام نہ تھا

یک جوہر ذات اپنی منزہ تھی مقدس
آیا جو خیال عشق تو آرام نہ تھا

تھا عاشق و معشوق میں اپنا ہی ازل میں
محبوب کوئی اور دل آرام نہ تھا

اسباب کیا میں نے مہیا پئے محبوب
یہ ہر دو سرا کوئی دو و دام نہ تھا

خواہاں جو تعرف کا ہوا اپنا تو میں نے
آدم کو کیا پیدا یہ کام عام نہ تھا

ہر چیز میں جوہر ہے مرا جوں شرر سنگ
تھا شمس و قمر میں یہ لب بام نہ تھا

مرداں مری تصویر ہے تصویر کے اندر
جز میرے حبیب اور دلِ آرام نہ تھا

دل مرے پہلو سے اے ماہ لقا جاتا رہا
ہونے کو تم پر فدا بہتر ہوا جاتا رہا

تم اُدھر بالیں پہ آئے وصل کے چرچے ہوئے
دل اِدھر بیخود ہوا سارا مزا جاتا رہا

جوشِ الفت تھا مجھے جبتک نہ تم نے قدر کی
اب ملے اگر تو کیا جب مدعا جاتا رہا

ہم فدا تھے تم پہ لیکن تم فدا اوروں پہ تھے
اسلئے دل سے مرے پاسِ وفا جاتا رہا

دل میں صدہا خار غم تھے نشتر جاں تھا خیال
تم اِدھر پہلو میں آئے سب گلا جاتا رہا

وہ ادا وہ ناز و غمزہ وہ ترا حسن شباب
کیا ہوا کس سمت کو یہ قافلا جاتا رہا

اللہ اللہ کرکے مرداں جان و دل اپنا ہیں وہ
صورت اُنکی رہ گئی اپنا پتا جاتا رہا

آنکھ سے آنکھ ملی چہرہ سے چہرا اُن کا
جان اُنکی ہے یہی جان ہین تن من ہین وہی
برقع جو منہ و تو کا اُٹھا دو تو وہ ملجاہین
شاہی ہے یہان اور وہان تخت نشینی
چھاتی سے لگاتے ہین گلے سے بھی وہ اپنے

جان سے جان ملی رنگیا نقشا اُنکا
ہر ہر تن مو نے کیا شہرا اُنکا
باقی نہ رہو تم تو ہو جلوا اُنکا
ہر جا پہ مزے کرتا ہے شیدا اُنکا
قدمون سے لگا اُنکے جو بندا اُنکا

مردان میرا اقرار یقینی ہے اور عینی
ہے جان و تن اُنکا یہی چہرا اُنکا

آج دکھلا دو مجھے چہرۂ تابان اپنا
صدقہ ہو تمین تم سے مری جان تمھی مالک
مرقد پہ مرے عالم گلزار ہو پیدا
جان دیدون کہ تصدق ہون ترے لطف پہ شامل
میرے ارمانو نکی مالک ہو تمنا یہ مری
تم سامنے میرے سے کہین جاؤ نہ صاحب

حسرت دل یہی اپنی ہے اور ارمان اپنا
لگ جاؤ گلے جان کے خواہان اپنا
لیجاؤ اگر سمرو جنرا مان اپنا
سیرگہ میری کیا آپنے بستان اپنا
بوسے لیے لطف سے جب تم کیجیے مہمان اپنا
بندہ پہ کرو اسقدر احسان اپنا

نظر لطف ہے مجھ پہ مین ہون تم پہ فدا
زندگی کا ہے مزا بس یہی مردان اپنا

صورت مین ہے اب صورت دلدار ہویدا
اصلاً نہ رہا مین تو ہوئی دید میسر
و ھو معکم کی صدا سُن کے ہون مدہوش سراسر
آدم دم حق سے جو ہوا مہر کا پتلہ

صورت مین ملا رہتا ہے وہ یار ہویدا
ہیگا فلک تن پہ وہ مہ ار ہویدا
ہر لحظہ مرے ساتھ ہے دلدار ہویدا
سو طرح سے پردے مین ہے اسرار ہویدا

فرماتے ہین فِیْ اَنْفُسِکُمْ شک نہین وہ اللہ
مردان ہین وہ ہردم کہ سر بازار ہویدا

ہے جوش محبت مین وہ دل شاد ہمارا
دل یاد مین رہتا ہے یہ آباد ہمارا

جاتا ہو نہین جب انکی طرف بہر ملاقات
کہتے ہین کہ آتا ہے وہ آزاد ہمارا

دلدار ہو پہلو مین تو دل شاد نہ کیون ہو
ہے گلشن ہستی کا وہ شمشاد ہمارا

ہم جس پہ تصدق ہین وہ ہی مہر کا پتلہ
اول مین وہی تھا وہی مابعد ہمارا

وہ آئے نکل پردے سے بلساختہ ہمدم
جب خانۂ تن ہوگیا برباد ہمارا

وہ دل مین رہا کرتے ہین جب سے گُل یکتا
ہستی کا چمن ہوگیا آباد ہمارا

مردان انھین ہم پا گئے جنکا نہ پتا تھا
یہ ذہن خدا رس ہے خداداد ہمارا

اے تو اے پردہ نشین ہمنے تجھے دیکھ لیا
پردے مین رہے لاکھ وہ لے دیکھ لیا

لازم ہے حجاب اب نہین کرنا تجھکو
تری صورت کو جو عاشق نے ترے دیکھ لیا

میرے مہ رو ہین ترے حسن کے خواہان ہم بھی
تری نظرون سے تجھے یار مرے دیکھ لیا

کبھی بیٹھے ہوے دیکھا تجھے سوتے مین کبھی
چلتے پھرتے ہین بھی سو طرح کھلے دیکھ لیا

اب نہ نظرون سے الگ ہو نہ کلیجے سے جدا
تیرے مردان نے جو ہر بار تجھے دیکھ لیا

دل اپنا بسوئے دگر ہوگیا
نہ جانے مقر سفر ہوگیا

ہوا جبسے تیرا کرم ساقیا
جدا تن سے بیم و خطر ہوگیا

مس قلب کو جب کی اکسیر سے
وہ دی چرخ مین لے کہ زر ہوگیا

جسے کہتے ہین بزرخِ یار سب / یہ تن میرا وہ سر بسر ہو گیا

پلایا جو ساقی نے جامِ الست / تو ہر رگ مین اُسکا گذر ہو گیا

تو ہم تکلم تیقن مین میرے / شہ قل ہو اللہ کا گھر ہو گیا

ملا جب سے شاہی کا مردان خطاب / ہر اک طفل خو سے حذر ہو گیا

پھر نہ آیا پھر گے گروہ نامہ بر اچھا ہوا / خط کتابت اُٹھ گئی اے سیمبر اچھا ہوا

دیکھتا وہ تو تجھے اور مین تڑپتا خاک پر / پیک وان تک گر نہ پہونچا پیشتر اچھا ہوا

مل گئے باہم خدا کے فضل سے بعد از فنا / اسکو اچھا کیا کہین ہم سر بسر اچھا ہوا

تو ہی ہے اے ہمنشین اور میری ہستی ہیچ ہے / ہو گیا ہر رگ مین گر تیرا گذر اچھا ہوا

گرچہ صورت اپنی ہے مردان مثالِ نقشِ پا / اسمین گذرا کاروان ہے اور اگر اچھا ہوا

آپ کے در پر جو کوئی آ کے سائل ہو گیا / دیدیا حسنِ ازل اپنے یہ مائل ہو گیا

ہو گیا معشوق عاشق محو جانان ہو گئے جب / جب خودی سے اپنی بالکل آپ زائل ہو گیا

کیسے کیسے مر گئے جویائے حق بے پیر ہائے / علم منطق کا جو پردہ اُنپہ حائل ہو گیا

زاہد و وصل خدا کب ہو دلیل علم سے / فخر رازی ہو چکے سحبان وائل ہو گیا

قل ہو اللہ کے سوا دیکھا نہ مردان نے کچھ اور / اسلیے صورت یہ اپنی آپ مائل ہو گیا

جو چرخِ چنبری دیکھا اور مہر و ماہ کو دیکھا / تو وان بھی اپنے پیارے مرشد ذی جاہ کو دیکھا

ہوئی نہ صورت ہے اپنی اور اپنے یار کی باہم / ہم اپنے دل مین جلسے اُس شہ آگاہ کو دیکھا

نگاہ لطف ہو جس پر کہان کا کافر و فاجر
نہ آیا راہ پر ہو گر نہ اُس گمراہ کو دیکھا
ہمارے بے بہا معنی بھلا ہر شخص کیا سمجھے
سمجھتے معنی و مطلب فنا فی اللہ کو دیکھا

نہ دیکھا ہمنے مردان کوئی جا تو اس سے خالی ہو
جہان دیکھا وہان بس قل ہو اللہ شاہ کو دیکھا

ہے نہین نظرون مین اپنے ماورائے مصطفےٰ
ہین جو جان و تن وہ ہم ردائے مصطفےٰ
قل ہو اللہ احد شان محمد پردہ
بہر نظم و نسق عالم بن کے آئے مصطفےٰ
کلسئہ شہ با لکؐ لاشک و بیشک ضرور
دائماً ابداً ہین باقی چہرہ ہائے مصطفےٰ
تھی یہی یک ذات مطلق ہی یہی پابند قید
خلوت و جلوت ہوئی ہے سب برائے مصطفےٰ
کیون نہون عشاق از سر تا قدم احمد کا نور
دیکھ لے جب نقد ہستی رونمائے مصطفےٰ
حاجیو کر لو طواف دل جو شوق حج ہو
ہے فقط وان دید گھر کی یان لقائے مصطفےٰ

طالب اللہ واحد سن لو یہی ہے حیدری
شاہ مردان ہین سراسر رازہائے مصطفےٰ

کبھی نکلا نہ کوئی یار سے ارمان میرا
ایک مدت سے ہی وہ گرچہ مہربان میرا
کبھی چھاتی سے لگایا نہ تو اُلٹا کھینچا
سخت مشکل مین پڑا دل ہے مری جان میرا
بوسہ کی ہوس اور بغل گیری جان
کرتا رہا ہر دم دل نالان میرا
نہ نکلا کبھی ارمان مرا تمنے نہ سہی
شکر کرتا ہون کہ ہے صبر نگہبان میرا
مین نے جانا تھا مجھی کو ہے محبت اُنکی
بالیقین مجھ سے فزون تر ہے وہ خواہان میرا
جو جو ظلم کرو پر نہ رقیبون سے ملو
یہ غضب وہ ہے کہ ہے جان کا خواہان میرا
دل مین غیرون کو اگر تمنے نہ دی اپنے جگہ
دونون عالم مین سمجھ لو کہ ہو مردان میرا

ردیف (ب)

نہ گل سے کام ہی ہمکو نہ کچھ گلزار سے مطلب
بجان رکھتے ہین اک ہمدم بدل اک یار سے مطلب

نہ کام عالم سے ہی ہمکو نہ حور العین جنت سے
ہی اک ہوش و دانا تر بدل ہوشیار سے مطلب

نہ ملت ہی نہ مذہب ہے نہ ہی مطلب کوئی اپنا
وصال یار مذہب ہے اور ہے دیدار سے مطلب

تصور ہے نہ کام اپنا سوا مرشد کی نسبت کے
تجھے ہے اندنون ای دل شہ کرار سے مطلب

کہا مکروا و مکر اللہ خیر الماکرین جسنے
چھپا خود مجھکو ظاہر کر ہے اس مکار سے مطلب

عین وہ واصل ہون دلبر سے کہ دل اپنا ہی وہ دلبر
رہا دل ہی کے کام اپنا اسی غمخوار سے مطلب

نہ ہم یہ ہین نہ ہم وہ ہین نہ ہم ہرگز ہین گوشے ہین
غلام قل ہو اللہ ہین اسی اظہار سے مطلب

نہ کافر ہین نہ مومن ہین نہ مسجد ہی نہ میخانہ
نہ تسبیح و مصلا ہی نہ ہی زنار سے مطلب

نہ ہم آدم نہ حوا ہین نہ ہم حور و ملک یارو
نہ ہم گنجینہ پنہان ہین نہ ہی اظہا سے مطلب

زوال جان و تن ہی یان حرص و من باقی
حباب آب ہے دریا مین نہ ہی اوطا سے مطلب

نسب ہو یا حسب دونون مبارک ہو وین اہد کو
تجھے تو ہی فقط مردان شہ ابرار سے مطلب

لیتے ہین صدا نام محمد الطیب و تائب
سو کام نہین یہ کام ہی سو کرتے ہین صاحب

ہوتا ہی خیالون مین خیال ایک ہی ہر دم
رہتا ہی وصال ایسا نہین نظرون سے غائب

ڈھونڈھے جو کوئی اپنے مین پاوے وہ نہین دور
اوتر نہین دکھن نہین پچھم نہین پورب

رہتا ہی خدا پاس خدا خواہون جسے ہر دم
پیارے کو خدا کے کہو ہے اصل مین نائب

ہم دونون جہان سے ہوے آزاد جو مردان
تو عشق ملا انکا ہمین بہتر و صائب

ردیف (ت)

وہ ہو معلم ہی کہا کسنے بصد بہر و محبت ٭ ساتھ اپنے شہ حسن ہی اللہ ری قسمت
فی انفسکم کون ہی دل دیکھے جو دیکھا ٭ پردے میں ہمارے ہی وہی بانی خلقت
جب خانۂ دل میں وہ بصد ناز در آئے ٭ باقی جو خودی نام کو تھی کر گئی رحلت
کیا نذر کرین وصل میں ہی تو یہی بس دل ٭ سو یہ بھی انھیں کا ہی ہمیں ہی یہی حسرت

رہتے ہیں بصد لطف جو وہ خانۂ دل میں
مردان یہ فقط انکا کرم ہی اور عنایت

ہی اس نور جبین پر دل سے قربان ماہ کی صورت ٭ شہنشاہ دو عالم ہو کہ ہو اللہ کی صورت
دکھائی پیر نے دیکھی جو شکل باطنی اپنی ٭ تو پھر کیا تھا یہی تھی یہ مرے دلخواہ کی صورت
نہ رہتا طالب غافل جو ہو سایہ میں شہ کے ٭ اسی سایہ سے بن بیٹھے ہو ظل اللہ کی صورت
کرم نے فضل نے پیارے تمھارے رحم دائم نے ٭ سراسر دی بنا میری گدا سے شاہ کی صورت

بنائی آپنے اپنی ہزاروں صورتیں مردان
ازل سے بھائی لیکن قل ہو اللہ شاہ کی صورت

صورت ہی مرے مرشد ابرار کی صورت ٭ رہتا ہوں جب دیکھتے ہیں ستار کی صورت
وحدت میں ٹپکتا ہے جو قطرہ مے دل کا ٭ قرطاس پہ لیتا ہی وہ میخوار کی صورت
اللہ کو سب عالم بالا یہ ہیں تکتے ٭ اللہ بنا احمد مختار کی صورت
حیدر میں محمد میں احد میں وہی ہے ٭ عالم ہی تمام اس مرے عیار کی صورت

دیکھا جو دو عالم تو کوئی غیر نہ پایا
مردان ہیں یار اور ہیں اغیار کی صورت

شکر دل سے مین کرون یا کہ زبان سے دن رات — ایکسو مین بھی ادا ہو نہین ممکن ہیہات
ناز رحمت پہ ہی انکو تو ہی بخشش پہ ہمین — دامن دل مین مرے رہتی ہین انکی سوغات
ناز انکو ہے نوازش پہ تمنا پہ ہمین — رحم آتا ہے انھین ہمکو بیان حالات
یاد کرتے ہین محبت سے وہ ہمکو ہر وقت — جان نثاری سے ہمین فرض ضروری طاعات
جواد ہین فیاض ہین حاکم ہین غنی — کیون نہ پورے ہون ہمارے سبھی انسے حالات
ضامن رزق ہین حافظ ہین انیس خلوت — خود ہی تشکلو نہین ہماری ہین یہ انکی ہی عنایات
ساکن دل ہین مگر جسکو وہ چاہین دکھین — جملہ اعضا ہین انھین کے ہین یہ سارے حرکات
لطف جنت کا ہین پاتے نہین عاشق انکے — گشت گلشن کا ہے انکو نہ ہی سیر باغات
غضب اسکا ہی غضب بلکہ نہین کرتے ہین — رحم کرتے ہین عوض ظلم کے ہر دم و مرات
معشوق بنا لیتے ہین عاشق کو وہ اپنے — یہ غلط ہی کہ ستم ڈھاتے ہین عاشق پہ اور آفات
حاجتین اپنی سبھی انسے روا ہوتی ہین — کیا ضرورت ہی ہمین انکی سوا قاضی حاجات
رحم ہے رحم سراپا ہین مجسم ہین کرم — مہر و الطاف جو ہین ہمیہ کہان تاب صفات
ہم انسے ملے رہتے ہین مخلوق مین شامل — ہے ذات بھی انکی انھین کے ہین صفات
شہ اسپ جدھر جاے ادھر پھیلے مرکب — شبدیز کی کیا بات جو خود کر سکے حرکات
یہ مہر و کرم انکا ہے ورنہ مری کیا اصل — جو خاک کے پتلے ہین ہے انکی ہی وہی ذات
گر منزل مقصود پہ جاتا ہے تو لنگ ہے — ملجاے مکان یار کا ہو جاے ملاقات
اور اس سفر ملک مین ملنا نہین ممکن — دل ہوگا حریص اور زبان ہوگی خرافات
ملنا جو ہی انسے تو ملو پیر سے اپنے — دینگے یہ ملا تمکو مقابر کے زیارات

مردان وہ تن و جان مین ہمارے ہین مشغول — ہر وقت ہین ہم دید مین رہتے ہین یہ اوقات

ردیف (ث)

ہے دو عالم مین نہین دل سے مرے بڑھکر اثاث
بانی اسباب کل ہے دل کا میرے ہر اثاث

قد وہ مشکل شہ عالم ہون کیون غنچہ دہن نہون
زینت روے حسینان ہو نہین ہین یکسر اثاث

کیا غرض اہلِ دول سے کیا ملل سے واسطہ
ہے مجھے کافی یہ میرا مالک اکبر اثاث

صورتِ اہلِ دول نہین ہے ترا ہی بس قیام
ورد تیرے نام کا ہون یار ہا گھر اثاث

یہ اثاث البیت ہستی کا جو ہے مردان مری
صورت مرشد سے ملکر ہوگیا خوشتر اثاث

ردیف (ج)

ہے شراب احمدی سے جوش پر میخانہ آج
چھوڑ لو مت ساقیا خالی کوئی پیمانہ آج

آب و گل کے خم مین میری الستی ہے بھری
کا نشہ سر مین ہے میرے گردشِ مستانہ آج

ہم نہین ہوشیار کہتے ہین عقیل دہر کو
ہے وہی ہوشیار رہے جو دید مین دیوانہ آج

آتشِ انی انا الحق دمبدم یان شعلہ زن
کیون نہ وحدت کا میرے ابلے بھل خمخانہ آج

ہے تپاکِ اہل دنیا اہل حق کی راہزن
ہے یگانہ حق کا ہے جو خلق سے بیگانہ آج

ہین سربانہ اہ دنیا جو خریدار خدا
نقد سر دیتے ہین جنس وصل کو بیعانہ آج

وصل کا وعدہ جو مردان کل کا ہے وہ آج ہو
شمع رو سے مل کے دیکھے تو کوئی پروانہ آج

ردیف (ح)

لبریز مے دید سے دل کا ہے جب قدح
وحدت کا دور کرتا ہے دل اے اب قدح

دور زبان کی مے سے جو رکھتا ہے قصر کام
کرتا ہو مست ایسے کو یکسا کب قدح

مجھسا جو مے کشی مین کوئی ہو تو مین کہون
عالم مین یون تو کہنے کو پیتے ہین سب قدح

ٹپکین جو لب سے قطرۂ وحدت تو کیا عجب
بھر ہی دیا ہی دل کا مرے لب بلب قدح

مردان ہو نمین ایس مے قدح پاک کا
عاشق ہی مے کشی پہ مری روز و شب قدح

(ردیف خ)

رہتا ہے مرے دل مین مرا خندان رخ
کیونکر رہون دل سے بھلا خندان رخ

مجھکو ہے ملا دل مین مرا شوخ اسی سے
رہتا ہو نمین دل شاد و سدا خندان رخ

مھجوری دلدار ہے اس سترخودی مین
جو ہین وہ ہوا ہین مین سوا خندان رخ

اول مین غم ہجر سے مین زار و حزین تھا
آخر مین ہمیشہ کو رہا خندان رخ

مردان ہی دو عالم جسے خواہان نہین پایا
مل مل کے اُسی سے ہو چلا خندان رخ

ردیف (د)

ہون دیکھ رہا جلوہ سراپاے محمد
صورت ہے مری صورت شیدائے محمد

گم اپنے تئین کر کے ملے جو دل و جان سے
ہو جائے نہ کیون پھر وہ سراپاے محمد

اس چون و چرا مین تو نہین وصل ہی ممکن
مر جائین اگر کہکے کہ اے واے محمد

احمد بھی جو ہے نام محمد کا تو ہے رمز
پردے مین رہا میم کے شیدائے محمد

مرشد سے پتہ ملتا ہی مردان ہی عشاق
غفلت سے نکل آئے جو جویاے محمد

(ردیف ر)

حقا نظیر تیرا نہین تو ہے بے نظیر
در کے تیرے فقیر ہین جتنے ہین کل امیر

سلطان دو جہانی و شاہنشہ عرب
محبوب خاص تیرا ہے اور ہے ترا وزیر

جنپر ہے لطف تیرا وہ ہین عیش مین مدام
معنی نفخت فیہ کے کھلتے ہین یہ مجھے
دل کو کیا ہے میرے غنی تو نے یا غنی
محو بقا ہے یار ہون ذوقِ فنا کے بعد

ہر حال مین امیر ہین در کے ترے فقیر
مین ہون تیرا حجاب اور تو ہی میرا ضمیر
باطن مین بے نیاز ہون ظاہر مین ہون حقیر
مین بے خبر ہون اپنے سے تو ہی میرا خبیر

ہادی ظہیر اور کرم گستر و رحیم
مردان صفی کا تو ہی ہے یا پیر دستگیر

حق جنین آپ سا ہو وہی حق مین بحظ
محبوب ہو تم اپنے مین ورنہ وہ دلربا
کچھ طور ہی پہ نور خدا منحصر نہین
ٹکرا چکے ہین مسجد و کعبہ مین ہم بہت

اور عکس اُنکے ہین یہ سبھی شمس اور قمر
صورت مین ہی تمھاری وہی آپ جلوہ گر
ہر سنگ کے جگر مین نہان ہے وہی شرر
چوکھٹ تمھاری اب ہی صنم اور ہمارا سر

مردان کہان کا عالم تکوین یہ سب ہو تم
پیدا ہے موج دل سے تمھاری یہ بحر و بر

کہا انا الحق کسی نے آکر ہمارے دل مین سما سما کر
نہان عیان مین ہوا نمایان ہماری صورت بنا بنا کر

کہان تھا منصور کہنے والا یہ کلمۂ حق جو حق نہ ہوتا
خود اپنا چرچا ہے آپ ہی کرتا نئے کرشمے دکھا دکھا کر

بنایا آدم کو شکل اپنی اور روح اپنی ہے اُس مین ڈالی
وہی ہے نقشہ کھینچا تمامی بشکل آدم چھپا چھپا کر

ہوے فنا ہم بشکل مرشد تو ذات احمد احد کی پایا
نہین ہے اسمین ذرا بھی دھوکا جو حق ملا ہے خدا خدا کر

وہی محمد وہی احد ہے وہی علی دلربائے عالم
وہی ہے مرشد بشکل مردان جو دیکھا پردہ اٹھا اٹھا کر

ہوتا ہے فزون عشق بشر شکل عیان پر
دیکھین نہ خدا کو جو کسی طرح سے صوفی
وہ جان جہان ہی اسی ہستی مین نمودار
رہتا نہین دنیا مین ہمیشہ ہی بشر کو
خلاق حسینون کی محبت مین مزہ ہے
ہے عاشق مولا کو کسی شی سے نہین کام

جم جائے تصور نہین ممکن ہی نہان پر
ہو جائے غلط کہنا انا الحق کا گمان پر
دیکھے نہ یہان گر تو نہ دیکھے گا وہان پر
کیا ناز کرین رہنے پہ دو دن کے جہان پر
دل اپنا پریشان نہ کر و حسن بتان پر
مرتے ہین حریص حور و نیکے افکار جنان پر

یہ تن ہی مکان جسکا وہی اپنا ہی مردان
ہی انس مکین سے ہمین ہر دم نہ مکان پر

اللہ رے دل مین ہی اور عرش برین پر
نازک ہی مزاج اسکا مرا دل بھی ہی نازک
نازک و لگتی ہی نگہ ناز سے ہر دم
گھر اسکا مرا دل ہے جو ہر جائی ہین مشہور
کیون قیمت دل دونون جہا مین ہے فزون تر

اور سامنے رہتا ہی مرے تخت زمین پر
کس درجہ ہی دو نازکو نمین لطف قرین پر
اس تیر کا ہے شغل مرے دل کے مکین پر
رہتے ہین ہر اک جا پہ وہ ملتے ہین نہین پر
ہی نام محمدا اسکا مرے دل کے نگین پر

مولی مین ملے جاکے جو تھے طالب مولا
کہنے کو رہا کرتے ہین مردان وہ زمین پر

ساقی ترے دورے مین ملے ناب کا ہی دور
جز نشۂ وحدت نہین دل مین مرے کچھ اور

سنتا نہین دیوانہ تیرا پند و نصیحت
کہتا رہے دن رات سوا تیرے جو کچھ اور

ہر شی کا ہی جوہر تو مری جان مین کہون کیا
ہر جزو کے ہے نام سے تو کرتا ہون جو غور

جتنے ہین مرے کام وہ سب کام ہین تیرے
ہوتے ہین مرے ہاتھون بصد خواہش و باجور

مردان مین ہی سب نور ظہور الصمدی اللہ
ہر ذرہ مین ہی ذات کا تیرے ہی مچا شور

عرش اعظم تک مرا گر دو گذر
تا کہ دیکھون مین بھی تمکو بھر نظر

وعدۂ دیدار فردا آج ہو
مہر کی آنکھون سے دیکھو گر ادھر

عشق عاشق تم ہو حسن دلربا
دونون جانون مین تمھین ہو جلوہ گر

تم جو چمکو ذرہ پر ہو آفتاب
اے مرے مہر کرم چمکو ادھر

بندۂ مردان پہ ہو وہ لطف خاص
دیکھے تمکو دمبدم پیش نظر

عارض پہ ترے نور ہی کونین سے بڑھکر
ہین شمس و قمر ماند ترے حسن ضیا پر

مملو ہین شمیم رحم و کرم جود اتم سے
الطاف ترے عام ہین ہر فرد بشر پر

بخشش پہ ترے عاصیونکو ناز نہ کیون ہو
عادت ہی تری عفو و عطا کی ہے سراسر

جز دید تری دیدۂ دل کو نہین کچھ کام
جاری ہے مرے دل سے ترا نام برابر

بندہ ہون ترا عاشق جانباز ہون تیرا
سگ تیرا ہون ہے مجھکو یہی فخر سبھو پر

ہے عکس ترے نور کا نور رخ خوبان
ہو جاتے ہین عشاق جسے دیکھ کے ششدر

کیونکر نہ فدا اسپہ ہو مردان تہ جان سے
ہر لحظہ ہی دل انکی عنایات کا خوگر

میرے شاہ تبان کے ہین پرتو عارض نیر اکبر و بدر منور
زلف سیہ اور بیاض گلو کے ہین عکس یہ دونون شام و سحر

قد رعنا کے سایہ سے سرو چمان ہی چمن مین مثال قد خوبان
جوہر دندان اور سرخی لب کے ہین پرتو ذاتی لعل و گہر

ہی وہ کریم و رحیم و سخی اُسے پردہ نہین ہے عاشق سے
دیکھا ہی جسنے ایک نظر اُسے اپنی رہی نہین کچھ بھی خبر

دل مین مثال جو پاؤن کبھی نہین کوئی ہی اُسکی مثال کے قابل
آپ ہی اپنی نظیر ہے وہ مجھے آتا ہے ایک ہی پیش نظر

مردانؔ صفی شہ حسن بتان کا ہی چھپہ یہ لطف اللہ اللہ
میری روح نبی مری جان نبی مرے پردے مین آئے ہین پیش نظر

صورت مین ہی ہماری ہی یار دلنواز — رہتا ہی ہر گھڑی ہمین جس سے نیاز و ناز
صورت مری نہین ہون نہ ہی یار دلنواز — جو کچھ کہو سو ہین عین ہم عقدہ دل کا باز
خاموش و اعظا مین ہون مدہوش یک قلم — بھاتا نہین ہے مجھکو ترا طرز اور طراز
فیض قدم سے تھے مرے دو حرف درس کے — معنی ہین اُسکے سب جو ہم کہہ رہے ہین راز
حق جو و حق نگر کو ہے اتنا سراغ بس — صورت ہی آدمی کی وہی اور سب ہی آز
ظاہر مرا نہ دیکھ کے حیران رہے کوئی — صدقہ مین اپنے پیر کے ہون سب مین فراز

باقی نیاز و ناز ہی مردانؔ نہ کوئی حرص
افزون ہی فضل پیر کی ہی یہ فقط نیاز

اہلِ دلون کے دل کو ہی دگر خدا انیس — اور اپنے عاشقون پہ خدا خود ہوا انیس

ہم جبکی انس مین ہین خودی سے چھوٹے ہوے
دیکھا تو ہم پر آپ ہے وہ دلربا انیس

اس اہل دل کو کہیے دو عالم کا حکمران
جسکا ہوا ہو شیر خدا للہ فتے انیس

مین ہون جو ہی یہ روح قدس کا ظہور سب
کھلتا رہیگا وصف کہ ہی پیشوا انیس

دیکھا کرو تم اپنے کو مردان وہی ہو تم
جسکا ہی دو جہان ہی وہی دلربا انیس

بے انتہا ہی وصف صنم اے زبان خموش
دیدار یار مین رہے دل ازبیان خموش

محفل ہی دید یار مین چپ مین بھی ہون مگر
بہر خدا نہ ہو جیو اے نغمہ زان خموش

ہر ہر سخن پر آپکی ہے جب حیات دل
رہیے نہ آپ میری قسم جان جان خموش

جب سے ہین مرے کان مین دو حرف کہدیے
حالت ہی میری وہ کہ ہین سب ناصحان خموش

آنکھون سے آنکھ سینہ سے سینہ ہی لب بلب
یہ تخلیہ ہی وصل ہی باتین دہان خموش

سننے سے ماسوا کے ہین گوش اپنے بس گران
آواز غیر حق سے ہی کام و دہان خموش

مردان تمھارے حسن کے خواہان ہین جیسے ہم
آنکھون کے سامنے ہی عیان ہی زبان خموش

ردیف (ص)

قل ہو اللہ قلب قرآن اور قرآن سب قصص
نقش دل ہی قل ہو اللہ صورتین ہین سب قصص

نغمۂ توحید احد گوش دل سے ہے بھرا
این و آن اس جہان کی سنتے ہین ہم کب قصص

جب طفیل پیر سے پہنچے منزل مقصود پر
اٹھ گیے جھگڑے تمامی طے ہوے ہین سب قصص

گوش بر آواز جانان محو جانان ہے جو یان
بے صدا ہی ظاہری سنتا ہی اور بے لب قصص

جبکہ انا المطلوب ہین ہم غرق مردان روز و شب
ہی تنسو وصل کافی ہجر کی ہین اب قصص

جب ملا یان حق انا الحق ہین ہے ہو سے کیا غرض
بندۂ انی انا ہین ہمکو تو سے کیا غرض

ہے شۂ حسن بتان - ہردم مرے دل سے عیان
دیکھتے ہین دمبدم ہم جستجو سے کیا غرض

بادۂ احمر انانیت کا ہے یان جوش زن
خم کی خم ہین جب بھرے ساغر سبو سے کیا غرض

کیا غرض اہلِ دول سے کیا ملل سے واسطہ
خلق سے یکتا ہو جو پھر آرزو سے کیا غرض

مطلب کل ہین ہمین دیکھا جو فضلِ پیر سے
اب رہو خاموش مردان گفتگو سے کیا غرض

ردیف (ط)

ہو تمھین ہستی یہ میری اور ہستی سب غلط
بستیِ کل جسم جان ہو اور بستی سب غلط

صحت دل وصل سے ہے آپکے بیمار کو
تندرستی ہی یہی اور تندرستی سب غلط

آپ کی نظرون سے گرنا عاشقِ شوریدہ کو
دو جہان ہین ہی یہ پستی اور پستی سب غلط

نشۂ ریحان وحدت مین صفی کا دل ہی مست
مستی مے یاد حق ہی اور مستی سب غلط

بندگی یزدان پرستی ہی فقط مردان صفی
حق پرستی خود پرستی حق پرستی سب غلط

ردیف (ظ)

کمالِ عاشقی کا ہے تو ہی میرے دلا حافظ
جمالِ لایزالی کی ہے میری ہی وفا حافظ

مجھے کیوں جد و جہد ہو خاطرِ خود رفتہ سے اپنی
کہ ہے آپی مرے دل کا مراجب دلربا حافظ

تمہارے عشق میں پیارے ہوئے ہیں دل کے ہم پیارے
ہمارے جان و دل کا ہے ہمارا ہی خدا حافظ

میں ہی اول ہوں آخر ہوں میں ہی ظاہر ہوں باطن ہوں
مطاع دل میں ہی ہوں سب میں ہی بنا بنا حافظ

ملائی اپنی صورت میں جو صورت اپنے پیروں کی
تو پائی ایک ہی مرداںؔ ہوا جیوں پیشوا حافظ

ردیف (غ)

ہے دو عالم کی فراغت سے دلِ آدم فراغ
اسلیے ہوں میں غنی اور ہے مجھے ہر دم فراغ

یہ فراغت ہے طفیلِ مرشدانِ پاک کی
ہے مجھے حاصل جو ہے کسکو کہاں کس دم فراغ

اس فراغت کے لیے اگلوں نے کیا کیا غم سہے
آپ کے صدقے میں ہمنے پالیا بے غم فراغ

اس فراغِ دل میں ہے میرے فروغِ دو جہان
جسکو دیکھو دل میں ہے ہی دل کا وہ عالم فراغ

قل ہو اللہ شاہ مرداںؔ تم ہوئے تو یہ ہوا
دل فراغ و جان فراغ جملگی باہم فراغ

ردیف (ق)

معشوق ہو معشوقون کے اور عاشق عشاق
پھر اپنے محبوبون کے رہا کرتے ہو مشتاق

ہے ہمکو کتب یاد تمھاری کا مطالعہ
نسبت کے مضامین ہین اور دید کے اوراق

جو یاد کرے تم کو کیا کرتے ہو تم یاد ؁
اور عام تمھارے ہین سبھون پر یہی اشفاق

ہم دولت دیدار کو بے کھٹکے ہین رکھتے
پنجہ مین ہمارے ہے ہمارا اقتذاق

تا منکر و بدکیش نہین فیض اتم کم
یہ چشم کرم عام ہے اور کامل اخلاق

کیا کہنا جو ہے مرتبہ خاصان حضوری
ہم دم ہین ہم آغوش ہین اور حاکم آفاق

مردان سے ملے رہتے ہو ایسے ہر دم
یکدم کی جدائی کا ہے نام از بس شاق

تمھارے در پہ نہ کیونکر کرین فغان مشتاق
بہت ہین طالب وصلت کے نیمجان مشتاق

نہ چھوڑا کعبہ کو نے دیر و نے زمین نہ زمان
نہ دیکھا دل مین جو پاتا نہان عیان مشتاق

ملے ہو دل ہین تم عاشق کے نازنین لیکن
رہا حجاب ہین اپنے ہی ہر زبان مشتاق

تمھارے دید مین آنکھین ہین شاد و دل آباد
اور ذوق ذکر کا پاتی ہے یہ زبان مشتاق

تمھین پہ صدقہ ہین چھوڑے ہین دین و دنیا کو
ہوا ہے ہم پہ ہمارا دہ مہربان مشتاق

نہ ناز کیون ہو ہمین اپنے نازنین پہ بھلا
لگا رہے ہین تمھین پر سب اپنی جان مشتاق

اٹھا دو پردے کو رخ سے دکھا دو حسن ازل
تمھارے دید کے مردان ہین مردمان مشتاق

ردیف (ک)

سب ہو تمھین تو مالک کن سے فکان تلک
دیکھا تمھین کو ہمنے مکین لامکان تلک

ناؤ شما کے پردے مین غافل پھنسے ہین ہائے
ورنہ تمھین ہو دیکھے جو کوئی جہان تلک

محفوظ ہو وصال سے ہر دم وہی دلا
رکھے نہ باقی اپنا جو نام و نشان تلک

ہوتے ہی وصل یار کے شعلہ جلال کے
سب جسم جل کے پاک ہوا استخوان تلک

راز و نیاز یار تمھارے کہین سے گیا
دل سے ہمارے آتے ہین کب وہ زبان تلک

دل مین بسا ہے جیسے تو یکتا ہے حسن کل
چھوٹا ہے تب سے اپنا سبھی خان مان تلک

خاصون کو ایک نکتہ ہے بس وقت عظیم
عامون کی فہم پہوچنے کی کب اس بیان تلک

ہر ہر طرح سے دیکھا ہے ہر ہر کو زاہدو
دیکھا نہ غیر حق کہین وہم و گمان تلک

ہم دیکھتے ہین اپنے کو آپ ہی ہین ہم صنم
رہتے ہین محو دید مین مردان یہان تلک

ردیف (گ)

نیند غفلت کی گئی جسنے کہے ہم یار جاگ
تو جگا تو کیا ملا ما تو نکوا ے بیدار دختک
جگ گیا جب سے دل اپنا عین بیدار ہے خواب
دولت بیدار حسن دو جہان کا حسن کل
صحت کامل ملی ہے مرض غفلت سے مجھے
آگئے آپی گھر ہمارے ازرہ لطف و کرم

بادۂ وصل صنم سے ہوگئے سرشار جاگ
کہدے زاہد دل سے اپنے اے دل ہشیار جاگ
جگ کے پایا ہمنے دلبر طالب دیدار جاگ
آؤ زمانے کو لگانے اے مرے غمخوار جاگ
جس گھڑی سے ہے گیا میرا دل بیمار جاگ
اب گئی یا رو ہماری قسمت بیدار جاگ

جگ گیا دیکھی حقیقت اپنی مردان آپکی
آپنے ٹرا دیا جب سے مرے سردار جاگ

ردیف (ل)

تعمیر کن فکان کی ہے اندر مکان دل
تصویر جز و کل کی کھنچی ہے میانِ دل

ادنی چمک ہے جسکی یہ خورشید و مہ کا نور
روشن ہے اُس مکین سے ہمار امکانِ دل

دل دیجیو نہ ہاتھ سے اپنے بتون کو تم
معشوق اپنے آپ ہوا ہے قدسیانِ دل

پیرون کے مین کرم کو کہان تک بیان کرون
خود آملے ہین مجھ مین یہ سب مالکانِ دِل

دل جب خدا کی یاد مین ہو تو جوان دل
دنیا مین جو پھنسا ہے وہ ہے ناتوانِ دل

یہ دل ہے نذر آپ کی اے مہربان دل
گر ہو قبول دل کی تو ہے عز و شانِ دل

مردان صفی ہے دل مین جو اپنے عیان دل
جب تک کہین گے ختم نہ ہوگا بیانِ دل

ردیف (م)

معنی محبت خدا ہین ہم دیکھتے ہین جمال و حسن اپنا صورتِ مرشدان ہے تن اپنا	نکتہ رمز اینما ہین ہم مثل آئینہ با صفا ہین ہم دیکھتے دل مین برملا ہین ہم

سارے عالم مین ہے ظہور اپنا | جس جگہ دیکھو آس ہی جا ہین ہم

شاہ مردان صفی ہے اسم اعظم
مخزن سر کبریا ہین ہم

میرے مرشد ہو پیشوا ہو تم
ڈھونڈھے پاتا نہین تمھین ہر شخص
معنی مصطفے تمھین تو ہو ئو
جان بھی ہو دل ہو جنبش اعضا
جب تمھین تم ہو ہر ادا میری
ہر جگہ جب تمھین ہو غیر نہین

میری صورت مین مدعا ہو تم
پر سبھون مین خلا ملا ہو تم
کاشف سر لا فتے ہو تم
بود ہو کل مری بقا ہو تم
پھر بھلا مجھ سے کب جدا ہو تم
دونون عالم مین برملا ہو تم

شاہ مردان صفی سے سن لو صاف
جسکو تھے ڈھونڈتے دلا ہو تم

سارے عالم مین رہنما ہو تم
بود و نابود بانی ہمہ بود
سر وجہ اب ہمنے دیکھ لیا
جسمین ہون خواہشین ہزاردل عیا
آشنا ہو نہ گر فنا ہو کر
ہم تو ہین دیکھتے تمھین تمکو

میری صورت مین دلربا ہو تم
میری نظرون مین مہ لقا ہو تم
میری آنکھون مین برملا ہو تم
اسکے دل سے سدا جدا ہو تم
اسکے کب تم بھی آشنا ہو تم
جان بھی ہو تن ہو سر ہو پا ہو تم

ہمنے مردان صفی سے پہچانا
دونو ہر فنا بقا ہو تم

اللہ اللہ سبھی تو ہی ہی دلا ترے سر سے لے تا پا کی قسم
نہین غیر ہے تو نہین غیر خدا تو ہی تو ہی دلا ہے خدا کی قسم

ترے نور جبین کی ہی ایک جھلک جو ہے شمس و قمر مین یہ تاب و چمک
جنسے ہو گئے روشن ارض و فلک ترے نور جبین کی ضیا کی قسم

ترے حسن کا عکس ہی حسن بتان ترے عشق کا سایہ ہی عشق جہان
تو ہی حسن ہی عشق ہی عشق بتان ترے عشق کے زلف دوتا کی قسم

میری شکل مین جو شکل آن ہلی انی وجہت کی شان کھلی
پھر تو دوئی نہین دل مین رہی یہی دیدہ ہی شیر خدا کی قسم

مرشد و ہادی نبی و ولی مین نے دیکھے مین اک ہی چشم جلی
یہی کلمۂ حق ہی ضمیر دلی کہ ہین نام خدا یہ خدا کی قسم

جسوقت سے تو نے رچا عالم اسی وقت سے ہی تو بنا آدم
مری شکل مین شکل تری ہی اتم جو ہو غیر تو غیر کے لا کی قسم

یہی نور محمد صلی اللہ یہی مردان صفی یہی قل ہو اللہ
یہی تن ہے محمد روح خدا حسنین کے ناز و ادا کی قسم

بیشک ہین گدا تیرے شہنشاہ دو عالم	جسپر تو ہوا خوش وہ ہوا تو ہی مجسم
آنکھون مین تری جو کہ سمایا وہ ہوا تو	کونین کا اسکو ہے کیا تو نے معظم
ہے نور محمد سے جو پیشانی یہ روشن	پڑھتے ہین ملایک و بشر صل و سلم
تکریم کیا کرتے ہین منظور کی تیرے	نظر دن مین سبھی جن و بشر کے ہین بکرم
جسپر ہی نظر مہر مہربان ہین سب اسپر	مردان ہون مین اب تیرے عنایا پہ بیغم

کوئی اسد و پیغمبر کوئی شبیر کے قربان
مین اک دوئی تھا اب علی مین نشان مصطفٰے خوب تھے
حق ہی حق ہے فقط باقی نہ شیطان ہے نہ رہزن ہے
معطل ہے تن و جان مین تجمل حق کی صورت کا

دکھایا پیر نے سبکو مین اپنے پیر کے قربان
ملایا پیر نے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان
کھلایا پیر نے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان
یہ لطف پیر سے یارو مین اپنے پیر کے قربان

یہ قول و فعل کل مردان سب اسکے ہین تو نادان
ملایا یار سے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان

جلایا یار کر قاتل نے مین اس قتل کے قربان
ہوا داخل وہ خود مجھ مین مین ایسے دخل کے قربان
صنم اپنے سے شاغل ہون کہ ہر دم اُنسے واصل ہون
وہ واصل مجھ مین مین انمین مین ایسے وصل کے قربان
اس اہلبیت کے مین صدقے کہ نا اہلون کو نعمت دی
بنایا اہل دل جسنے مین ایسے اہل کے قربان
مٹا کر عقل نامحرم عقیلِ ہوش افزا نے
عطا کی عقل حق مین اب مین ایسی عقل کے قربان
تمہین اپنے مین مرشد نے دکھایا صورتِ اصلی
رہون مردان اُسے نگران اور ایسے فضل کے قربان

پیارے نظر دن مین پیشوا کے ہین
آپ کرتے ہین جو ترحم یہ
بے طلب کر دیا غنی ہمکو

خاص رحمت مین ہم خدا کے ہین
معنے یہ خلق مصطفٰے کے ہین
سارے عادات مرتضٰے کے ہین

آپ ہین قاتلِ عدوِ خبیث
مصدرِ وصف لا فتےٰ کے ہین

شکر کیا کیا ادا کرین مردان
صدقے سو دل سے دلربا کے ہین

میری صورت مین نہان ہو اور عیان
کیا کہون مین اب آسے جبہ جانِ جان

ہے مصور آپ اشیا آپ ہے
صورتِ انسان مین رہتا ہے نہان

کثرتِ اذکار نام اللہ سے
قلب آدم مین بناتا ہے مکان

ذرہ کو ہے تاب کب چمکے وہ آپ
گر نہو سایہ فگن مہرِ جہان

جب نہو حق کون انا الحق بول اٹھے
بولتا ہے خود وہ آپ ہی میری زبان

محو کرتا ہے جسے اپنے مین وہ
اپنا کر لیتا ہے اسکا جسم و جان

صورتِ مردان مین یار آیا نظر
یار کا چرچا یہان ہے اور وہان

سترِ عشق ہون برملا آیا ہون مین
بھیدِ احمد جبلہ کہلایا ہون مین

یہ گلستانِ جہان ہے سیرگاہ
سروِ جان پر اپنے لہرایا ہون مین

کیون نہ ہو عرشِ معلیٰ پر دماغ
پیارے کا پیارا ہون دل بھایا ہون مین

چہرۂ نورانی سے ہون ہم کلام
قالبِ خاکی سے گھبرایا ہون مین

جانِ جانان سے ملے گا ایکدن
دم مین دم ملتا ہوا پایا ہون مین

بو کسی گل کی کیے دیتی ہے مست
داغِ دل پر لالہ ہسان کھایا ہون مین

یا علی کہتا ہون مردان دمبدم
یا علی یا آنکا اب عایا ہون مین

میں نہیں واللہ بالکل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں
صورتِ بلبل ہوں یا گل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

آدم و حوا ہوں میں اور مظہرِ ہر کائنات
ساغر و ساقی ہوں یا مُل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

ہوں محیط ہر دو عالم مہر ہوں ذرے کی شکل
مظہر ہر جزو ہوں یا کل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

پیچ ہستی سے چھٹا جو پیچ میں میرے پڑا
صورتِ کاکل ہوں سنبل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

رازِ توحید اپنا مردان مصحف اندر ہے عیاں
سورۂ طٰہٰ ہوں یا قُل ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

مناجات

خلوت میں رہوں یا کسی جلوت میں رہوں میں
ہر وقت تری یاد و محبت میں رہوں میں

جھگڑے نہ مجھے منظور نہیں علم و عمل کے
مرضی میں رہوں تیری اور الفت میں رہوں میں

سب کام مرے ہاتھ میں تیرے ہیں الٰہا
وہ لطف ہو مجھ پر کہ نہ دقت میں رہوں میں

تو مالک دارین ہے میں بندہ ہوں تیرا
مجھ پر ہو کرم تیرا تو عزت میں رہوں میں

گر بہر و کرم ہو ترا مردان پہ خدایا
دارین میں ہر طرح کی ثروت میں رہوں میں

صورت اندر ہوں میں لیکن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں
ہوں میں تم میں لیک تم بن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

بھول تھی غفلت بھی جب تک تھے سبھی جھگڑات بھول
بھول سے نکلا ہوں جس دن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

میں ہوں عاشق اپنی صورت پر جو ہے بے کیف وکم
دید میں ہوں اپنے دن دن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

پردہ میں سنے وہ بنایا تا کہ بے پردہ رہوں
دید نا ممکن ہے ممکن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

تھا عدم میں جبکہ مردان کون تھا میرا انیس
اسیلیے ہوں تم میں تم بن ہوں وہی جو کچھ کہ ہوں

غزل

جب سے کے چرخ پر دیکھا ہے میرا ید رہ جان روشن
ہے جسکی روشنی ایسی کہ ہے سارا جہان روشن

سحاب وہم مٹ جائے خیال اپنا نہ رہ جائے
یہی تن جان ہو جائے تو ہو خورشید جان روشن

ہوا ہے جلوہ گر جیسے وہ اپنے خانۂ تن میں
ہنو رشمع محبوبی ہے اپنا جسم وجان روشن

لگی لو عشق کی جنکو ملا ہے شمع رو اُن کو
ہمارا جان و دل ہے وہ نہان روشن عیان روشن

نہو کیون روشنی دل طفیلِ خواجگان چشت
کہ ہے مردان صفی چشتی کا سارا خانمان روشن

کہتے ہین جنھین عرش پہ رہتے وہ یہین ہین
پردے مین مرے دل کے وہی جلوہ گزین ہین

عالم مین سراپا ہے اُنھین کا قد و قامت
ہے آنکھ اگر دیکھیے کس جا وہ نہین ہین

آتے ہین تصور مین تشفی مین ہین سرگرم
ہم محو محبت ہین تو وہ ہمسے قرین ہین

کعبہ مین ہین یا دیر مین یا عرش برین پر
آتے ہین ابھی سامنے چاہو تو کہین ہین

دس بار تمھین چھپتے ہین چاہو جو تم اک بار
تم یاد کرو دل سے تو وہ تم مین یہین ہین

بیداری ہو یا خواب ہو ہر حال مین ہے وصل
جو صاحب نسبت ہین مگر اہل یقین ہین

سب نور ظہور اُنکا ہے مردان مین کہون کیا
اس خاتم تن مین مرے وہ مثل نگین ہین

دیگر

معشوق ہین معشوقون کے عاشق کے قرین ہین
ظاہر مین تو ظاہر ہین مگر پردہ نشین ہین

رہتے ہین ہم آغوش مین اُنکے وہ ہمارے
رنگ گل و بو کی طرح دیکھو تو ہمین ہین

چاہین نہ اگر آپ وہ ممکن نہین ملنا
رہتے وہ دلون مین ہین مگر ہین وہ نہین ہین

ہم محوِ تصور ہین وہ ہین محوِ عنایت
ہم طالبِ دیدار ہین وہ دل مین مکین ہین
دل اُنکا ہے دم اُنکا ہے عشق اُنکا ہے مردان
رُخ اُنکا ہے حسن اُنکا ہے اور جان حزین ہین

مری تصویر مین ہو تم مین اس تصویر کے قربان
منور جزمین کل مین تم مین اس تنویر کے قربان
بلفظ کن بنا آدم کہا آدم سے تب اُس دم
مرا دم ہے تمھارا دم مین اس تقریر کے قربان
مرے فرد تصویر پر لکھی ہے اپنی ہی صورت
ازل سے تا ابد یارو مین اس تحریر کے قربان
طفیلِ مرشدِ برحق حدوث اپنا قدم ہے اب
مین تھا مجنون ہون لیلے اب مین ان تغیر کے قربان
تم اے مردان وہ حق بین ہو جو من رانی کو سمجھے ہو
سمجھ دی پیر نے اپنے مین اپنے پیر کے قربان

ہم اپنے کو اے جان نفی دیکھتے ہین
جو کہتے ہو ہم تم یہ دونو نہین ہو تم
گہے تمکو واعظ گہے نغمہ خوان
ہو اللہ گاہے گہے مصطفےٰ
شہ قل ہو اللہ صفوی گہے

تمھین کو جلی اور خفی دیکھتے ہین
تمھین ہم محیط اور قوی دیکھتے ہین
گہے اپنا رازِ دلی دیکھتے ہین
گہے شاہ مولی علی دیکھتے ہین
گہے شاہ مردان صفی دیکھتے ہین

ہم اپنے مین تمکو صنم دیکھتے ہین
سراپا تمھین تمکو ہم دیکھتے ہین

کچھ اپنے ہی کو تم مین گم شدہ نہ پایا
تمھین بھی تو اپنے مین ہم دیکھتے ہین

تڑپ کر یہ دل بر مین رہجاتا ہے
پریشان جو زلف الم دیکھتے ہین

مے مہر مین تیری بیخود ہین ہم
خم دل مین جوش کرم دیکھتے ہین

دوئی سے جو وا چشم حیرت ہوئی
تو این آن کو بھی کالعدم دیکھتے ہین

ہر اک شے مین ہو اور ہر حال مین
نہو جسمین تم وہ عدم دیکھتے ہین

تن و جان و دل جملہ حرکات مین
مرے دلربا تمکو ہم دیکھتے ہین

کہون کیا مین مردان نہین جاے گفت
جو ملنے سے انکے یہ ہم دیکھتے ہین

ادھر سے ادھر ہو عیان دیکھتا ہون
تو یہ جسم خاکی نہان دیکھتا ہون

دل و جان و تن مین جہان دیکھتا ہون
تمھین تمکو اے جان جان دیکھتا ہون

جو ظاہر مین تمکو عیان دیکھتا ہون
تو باطن مین در دل نہان دیکھتا ہون

نہان دل مین میرے ہو گویا تمھین تم
عیان سب تمھارا نہان دیکھتا ہون

مرا ناقۂ دل جب ادھر کو ہو اودھر
تمھین کو میان ساربان دیکھتا ہون

صنم مین برہمن مین دیر و حرم مین
تمھین کو مین اے میری جان دیکھتا ہون

اٹھی اپنی ہستی کی جب سے دکان
نہ سودا نہ سود و زیان دیکھتا ہون

نہ خاکی نہ بادی نہ آتش نہ آب
مگر سب تمھین مین نہان دیکھتا ہون

مرے رو مین رو مین مین گویا ہو تم
ہر اک بال مین سو زبان دیکھتا ہون

مجھے دین و دنیا سے مطلب نہ غم
تمھین ہر گھڑی مہربان دیکھتا ہون

تن مرشد احمد ہے روح ہے خدا ہم — سوا اسکے وطن کا گمان دیکھتا ہون
حبیب اور ذات خدا ہو تمھین — تمھین مالکِ انس و جان دیکھتا ہون

شہ قل ہو اللہ ہو مردان صفی
تمھین اپنے مین جل شان دیکھتا ہون

توہی ہے مری یہ بود و بقا تو اور نہین مین اور نہین
دیکھا جو اپنے کو توہی ملا تو اور نہین مین اور نہین
توہی عدم کا تھا پردہ نشین مرے دل کے مکان کا ہی توہی مکین
مری ہستی ہے سب یہ ظہور ترا تو اور نہین مین اور نہین
مرے ہوش ربا نے ہے فضل کیا مجھے راز خدائی اپنا دیا
مری روح مین روح ملا کے کہا تو اور نہین مین اور نہین
کہتا ہے یہ مجھسے میرا صنم کہ ہین ایک ہی یہ دونون حدوث و قدم
کچھ فرق نہین اسمین ہے ذرا تو اور نہین مین اور نہین
مردان صفی مرا ماہِ لقا ہے میری ہی شکل مین جلوہ نما
مجھسے یہ کہتا ہے کہدے کھلا تو اور نہین مین اور نہین

کہون کیا مین کیا ہون کہان ہون کدھر ہون — جدھر دیکھو مجھکو مین پیشِ نظر ہون
مین ہی پیر و بن بن کے رہبر بنا ہون — مین ہی خادم مرشد راہبر ہون
جنھون نے مجھے اپنی صورت مین دیکھا — ہر اک لحظہ ساتھ انکے شام و سحر ہون
ارے بیخودو تمکو کیا مین بتاؤن — تمھارا تو دل ہون مین جان ہون جگر ہون
مین ہی نے بنایا مین ہی سب بنا ہون — مین ہی انس و جان ہون مین ہی بحر و بر ہون

زمین پر ہون مین آسمان پر بھی مین ہوان
مین آدم مین دم ہون مین شمس و قمر ہون

مین ہی قل ہو اللہ ہون مردان کیسو ر
ز سر تا قدم دم بدم سر بسر ہون

نحن اقرب ہی ندا جنکی دلا یہ ہی تو ہین
کہ رہے انی انا اللہ ہم مین آ یہ ہی تو ہین

ہین سراسر جلوہ گر اس پردۂ تصویر مین
ہم نہین نور اللہ ہم مین بر ملا یہ ہی تو ہین

سِتر روح سر ہی ہی روح و تن اپنا ہی حجاب
ہم مین سوتے جگتے ہم پر کھل گیا یہ ہی ہین

عرش کے پردے مین تھے جو مین وہی ہین پیش نظر
ہین زمین و آسمان مین جو خدا یہ ہی تو ہین

قیل و قال ظاہری سِرّ و راز باطنی
بولتے اس دل کے پردے سے کھلا یہ ہی تو ہین

تھے الستی رمز جنکے صورت مرشد بنے
ہن کے میری شکل مجھ مین دلربا یہ ہی تو ہین

حمد وحید رہین ہین مردان ہی تو عشوہ گر
ہم مین ہین جو جلوہ گر اے واہ وا یہ ہی تو ہین

تمھاری پیاری ادا تمین پیارے ہمارے دلمین سما رہی ہین
قدم سے تا سر جگہ جگہ پر نرالا جلوہ دکھا رہی ہین

سخن سخن پر تمھارے پیاری ہزار جانون سے ہم ہین واری
کہ پیاری پیاری تمھاری باتین ہمارے جی کو لبھا رہی ہین

نہان ہو تم اور عیان تمھین ہو یہ جسم ظاہر ہو جان تمھین ہو
نہین ہون مین کچھ یہ سب تمھین ہو گمین ہماری یہ گا رہی ہین

نہ چاہو جسکو تم اپنا کرنا وہ لاکھ کوشش کرے ہے نادان
نوازشون پر تمھاری رہنا تمامی جھگڑے مٹا رہی ہین

تمھاری خوبو پہ میرے جانان ہزار جان سے فدا ہے مردان
اور ان اداؤن کے ہم ہین قربان جو ہمکو مولا بنا رہی ہین

جو اپنے کو حق مین گنوا لئے ہوئے ہین
مقام انا الحق وہ پا لئے ہوئے ہین

نہین انہین ہے ماسوی اللہ باقی
جو پردے دوئی کے اٹھا لئے ہوئے ہین

جھکین گے وہ کیون بھر دنیاے دون
جو سر ترے آگے جھکا لئے ہوئے ہین

چھٹے ہین جو دھوکے سے عرش برین کے
وہی حق انا الحق مین پا لئے ہوئے ہین

کرم ہے یہ مرشد کا مردان صفی پر
کہ بندے سے مولا بنا لئے ہوئے ہین

کل دل مین ہین ہمین دل کے نگہبان ہین ہمین
جانان ہین ہمین عاشق جانان ہین ہمین

یکروحی و یکجہتی و اک ذات منزہ
فہمیدہ یہ ہے جنمین وہ انسان ہین ہمین

جب انفسنا انفسکم کہہ چکے ہم سے
بس ہو چکا عرفان کہ وہ جانان ہین ہمین

مرشد ہمین ارشاد ہمین اہل سماع ہین
ہم نغمہ ہین ہم ساز و غزل خوان ہین ہمین

خادم شہ ہین ہمین حامی امت ہین ہمین
کل ہو اللہ ہین کہ اب صورت مردان ہین ہمین

پھر وہی ہے نالۂ دل پھر وہی جوشش جنون
پھر وہی آہ و بکا ہے پھر وہی دردِ درون

جوشش الفت سے بھرا رہتا ہے دل آٹھون پہر
ہچکیان لے کے روتا ہے مقدّر سرنگون

سر پہ ہے دھانی دوپٹہ دل پسند اے حور وش
لعل لب پر ہے تبسم پھر نہ کیون ہو دل کا خون

پھر ترا انداز دلکش دل کو ہے مرغوب تر
پھر وہی مجنون ہون تیرا پھر وہی دیوانہ ہون

ہے تمنا دل مین مردان کے رہے طرفین لطف
وہ فدا مجھ پر ہو یارب مین فدا اسیر رہون

دل چاہتا ہے صحبت جانان ہو راتدن
تیر نگاہ یار جگر پر چلا کرے
یارب وہ میرے دل کی تمنائین دین نکال
چھٹ جائین سب اور مین بھی چھٹون سب کے ہاتھ سے

شیر بن سخن ہمارا سخن ران ہو راتدن
دل مین ہو شوق شوق مین ارمان ہو راتدن
دل میری طرح انکا بھی خواہان ہو راتدن
اک ہو تو بس تصور جانان ہو راتدن

یارب کبھی کسی کو نہ دے دل مین وہ جگہ
بس یاد میری ہی اُسے مردان ہو راتدن

جو یہ جسم سر تا قدم دیکھتے ہین
یہ سب آپ ہی کی ہے گفت و شنود
اور آپ ہی کا ہے سب جلوہ میان
جو ہین محو دیدار ہم اسقدر
پیا جب سے جام شرابا طہورا
تن و جان و دل جملہ حرکات مین
تمہین ہو صفی شاہ مردان کی دید

تمہین تمکو ہم اے صنم دیکھتے ہین
جو گوش و زبان و قلم دیکھتے ہین
جو بیش نظر دمبدم دیکھتے ہین
یہ آپ کا لطف و کرم دیکھتے ہین
تبھی سے تو دم بن عدم دیکھتے ہین
شہ قل ہو اللہ کو ہم دیکھتے ہین
نہ ہم بیش دیکھین نہ کم دیکھتے ہین

حیران ہون آج کل کہ مین انسان پرست ہون
انسان پرست کیا ہون مین یزدان پرست ہون

سب ہے عکس آفتاب کے روشن ہے کب قمر
عجب نہین ہے جو مہر تابان پرست ہون
دورہ ہے آج کل رخِ تابان کی دید کا
میخانہ مین بیٹھ کے قرآن پرست ہون
دل ہے بتون کی یاد مین زاہد خدا پرست
مخفی کرون مین کیا جو نمایان پرست ہون

دیکھا جمال یار حسینون مین جا بجا
لیکن مین خاص خاص تو مردان پرست ہون

خودی سے ہم اپنے کنارے ہوے ہین
بسے جنکی نظرون مین ہو بس تمھین تم
نہ ہم حق سے باہر نہ حق ہم سے باہر
پیا جب سے جام بقا کلمۃ الحق

دل و دین و جان تم پہ وارے ہوے ہین
تمھین تم وہ ہر سو لکارے ہوے ہین
ہمین حق مین حق کے سنوارے ہوے ہین
ہمارے ہو تم ہم تمھارے ہوے ہین

جو تھا جامۂ ماسوی اللہ مردان
وہ ہم اپنے تن سے اتارے ہوے ہین

کب یاد مجھے تری آئی نہین
کبھی نظرون نے دیکھا نہ تیرے سوا
کبھی دیکھا نہ تیرا سا ماہ لقا
کسی شان مین تیرا نزول نہین
مردان ہے جلوہ جانان سبھو نہین

ابھی دل مین تو ایسی سمائی نہین
کبھی دل مین دوئی میرے آئی نہین
کسی چیز مین ایسی صفائی نہین
کسی چیز مین جلوہ نمائی نہین
لیک سبھون کو خدائی نہین

دیکھا جو تن و جان میں تو ہیں بانی کونین
تھی جنکی تلاش عرش معلیٰ پہ سبھوں کو
ہوتی تھی وحی جنکے لیے غیب سے نازل
افراط تصور نے کیا قبر میں معدوم

آتا ہی نہیں جسکے لیے دل کو مرے چین
اس پتلۂ خاکی میں ہیں وہ عما دارین [حبیب]
کہنے کو پیمبر تھے ولے تھے وہی خود عین
کیا خوب بچے آنے سے پاس اپنے نکیرین

مردان تجھے کیا شعر و سخن سے ہے سروکار
خاموش ہو اسمین نہ کر اب کچھ شغب و شین

آنکھ سے دیکھا سنا ہے کان مین
کچھ ہماری ہی سمجھ کا تھا قصور
حسن جسکا دو جہان مین ہے عیان
شکل میری ہی ہے انکی دیکھ لے
اپنے جی کی بات تمسے کیا کہین
جب ملی صورت مین صورت وہ رہے
ہم گلے لگ جائینگے مردان ضرور

جان جانان مین ہے جانان جان مین
قل ہو اللہ ہے ہماری شان مین
آپ آیا صورت انسان مین
لامکان مین دو جہان مین جان مین
وہ ہمارے ہین ہم اُن کی آن مین
جان و تن مین خون مین شریان مین
جب ملین گے حشر کے میدان مین

مین کیا کہون کہ ہون کیا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
مثل حباب دریا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
پہلے فنا بقا کا تھا شغل و دھیان میرا
اب جان و تن ہے انکا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
وہ تن ہین میری جان کے مین جان و تن ہون انکا
انی انا ہے بھایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون ۔

وہ جان جان نمایان رہتے ہین جان وتن مین
یہ بھید کہہ سنایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون

مردان وہ جان جانی از راہ مہربانی
اپنا ہی سا بنایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون

فرماتے ہین ہم صورت عاشق مین مکین ہین
ہے انفسا انفسکم قول ہی اُن کا
صورت مین ہین وہ صورت جان ظاہر و باطن
ہم بحر محبت مین جو ہین غرق انھین کے

ہم جان ہین آواز ہین ہم شکل مبین ہین
دم اُنکا یہی دم ہے جدا ہمسے نہین ہین
چون بوے گل تر ہین کہ ہین اور نہین ہین
تو وہ بھی پئے لطف وکرم ہمسے قرین ہین

مردان ہین نہین اُنسے جدا ہونے کا ہرگز
جب جان ہی وہ جان جہان ہین تو ہمین ہین

غنی ہے دل دو عالم سے فراغت اسکو کہتے ہین
ہے یاد حق فقط دل مین قناعت اسکو کہتے ہین
ملایا جذبۂ دل نے اس ادنی مین اُس اعلی کو
جسے پانا ہے بس مشکل کرامت اسکو کہتے ہین
بنایا جبکہ آدم کو کیا دم اپنا دم اُس مین
بتایا راز دل سارا خلافت اسکو کہتے ہین
مرے چہرہ پہ جب عکس رُخ پرنور پڑتا ہے
پتہ رہتا نہین میرا سرایت اسکو کہتے ہین
وصال لم یزل نے کردیا بے حرص و بے ہمتا

پے چھٹے خود سے اور عالم سے فراغت اسکو کہتے ہین

تن وجان سب انھین کا ہے نثار اپنے گرین کیا ہم

محبت نے کیا یکتا ولایت اسکو کہتے ہین

شہنشاہ حسینان ہے ازل سے جان مردان کی

ولایت اسکو کہتے ہین عنایت اسکو کہتے ہین

نام ہے جسکا الٰہ العالمین

معنی رب ہے یہ نسبت پیر کی

جب نگاہ حق سے دیکھا ہمنے حق

پیر کی صورت مین ہین سب پیر حق

ہے مکانِ دل مین میرے وہ مکین

صورت اپنی ہے وہی دھوکا نہین

اپنی ہی صورت یہ ہے جلوہ گزین

پیر مین مل کر ہوے حق ہم نہین

قل ہو اللہ شاہ مردان صفی

ایک ہی ہین دو نہین ہرگز نہین

عہ

آتے ہین پاس میرے وہ جانی کہے بغیر

باتین ہمارے دل کی ہین مانی کہے بغیر

لیٹا شبِ فراق مین چپ چاپ ہون مگر

سنتے نہین ہین انکی کہانی کہے بغیر

زخمِ جگر ہرے تھے یون ہی انکی یاد مین

آئے ہین کے تیر ہین دھانی کہے بغیر

سناٹا آدھی رات کا تنہا مری طرف

آنے کی ٹھان دل پہ ہے ٹھانی کہے بغیر

عہ
یہ غزل بے ردیف
اس میں ردیف
چھوٹ گئی ہے
یہی تھی
لہٰذا یہاں
لکھدی گئی ہے
صحو

مردان جو میرے دل مین تھا انکو ہے سب خبر
بیشک ہے دل سے دل کو روانی کہے بغیر

تمھین ہو بس فقط دل مین اور آنکھو مین سمائے ہو
مری ہستی مین بستی اپنی ہستی کی بسائے ہو

ثنا اگر کلمۃ الحق او نفخت فیہ من روحی
خیال ماسوا ہر دم مرے دل سے اٹھائے ہو

نہ خواہش خلد کی دلمین گرائش ہے نہ دنیا کی
سگالش اک تمھاری ہے کچھ ایسے دل کو بھائے ہو

نہ دو دل ان حسینو کو نہ کاہش وصل ہجران کی
تداق خود شناسی سے مزہ گر کچھ بھی پائے ہو

بجان و تن دل مردان تمھین ہو بس فقط جانان
نئی صورت نیا سامان ہے سج دھج سے آئے ہو

جسے اللہ کہتے ہین محمد ہی اُسے جانو
جو احمد سا کوئی ہوئے تو احمد ہی اُسے جانو

جہان تک دیکھتا ہون مین محمد ہی کا جلوہ ہے
نہ ہو جس دل مین جا اتنی تو کاسد ہی اُسے جانو

ہوا لولاک سے ثابت محمد ہی کا جلوہ ہے
جو مظہر ہے دو عالم مین محمد ہی اُسے جانو

خدا کو مصطفےٰ اور مصطفےٰ کو تم خدا جانو
ہے معبود آپ آدم مین نہ عابد ہی اُسے جانو

جو نور مصطفائی ہے وہی نور خدائی ہے
تم اے مردان جو شاہد ہو تو واحد ہی اُسے جانو

مناجات

حل مشکل مری یا حیدر کرار کرو
دور ہر رنج و علل اے مرے سردار کرو

دیتے تکلیف علل جتنے ہین سب پا تک
بہر حسنین دفع کرو نہ اب بار کرو

نام لیوا ہون تمھارا مرے آقا ہادی
چشم رحمت سے نظر بندے پہ ہر بار کرو

دونون عالم مین تمھین مالک و حامی ہو مرے
دفع ہر مرض مرا اے مرے سرکار کرو

اپنے قدمون سے لگا رہنے دو بندہ کو شہا
مطلب دل ہی یہی دین ہے جو دیندار کرو

تم یہ کرتے ہو منا جان بھی جنسے مردان
خانۂ دل مین تمہی ہین یہ کچھ اظہار کرو

بندگی کر کے ہوا بندے سے آقا دیکھو
دیکھا آنکو تو ہوا محو سراپا اپنا
مہر و مہ سے ہے فزون تر وہ حسین ہے اپنا
دیتے دیدار ہین جسدم وہ سراپا اپنا

جان جانان سے ملا دل ہے سراپا دیکھو
ایسی خلوت مین ملا کرتے ہین تنہا دیکھو
مسکن آنکا ہی مرا دل ہے اچنبھا دیکھو
شکل بندے مین عیان صورت مولا دیکھو

بھولے ارکان مجھے جتنے سبھی ذکر خالق
پہلے جیسا تھا مین مردان ہو اولیا دیکھو

انا اللہ گو سمجھ مین اللہ تم ہو
کہان تک کرون اس کرم کا سپاس
خیالِ دماغ اور کمالِ نظر ہو
ہوا لطف جیسے ہی ہون بے خبر

کلامِ دہن جملہ واللہ تم ہو
مرے سوتے جگتے مین ہمراہ تم ہو
جمالِ رخ اور جانِ تن ناہ تم ہو
کہ سنمکہ مرے گاہ و بیگاہ تم ہو

رہو شاد مردان مقدر پہ تم
صنم کی نگاہون مین ذیجاہ تم ہو

مرے رو مین رد مین ہین اے جان تم ہو
حقیقت ہے یہ معرفت بھی یہی ہے
ہو میرے محبوب کی میری صورت
خیالات وہی ہوے ہر طرف جب

مرا جسم تم ہو مری جان تم ہو
مری جان رحمان انسان تم ہو
تمھین قل ہو اللہ ہو مردان تم ہو
تو ہر اک نفس مین مری جان تم ہو

یہ ہے جوش مردان شرابِ طہورا
کہ مستِ رخِ یار ہر آن تم ہو

آپی ہو آدم مین آیا دیکھو تو میان دیکھو تو
آپی ہو ہر ہر مین سمایا دیکھو تو میان دیکھو تو

آپی ہو سب جگ مین اکیلا ماوشما کے پردے مین
پیش نظر اپنے کو چھپایا دیکھو تو میان دیکھو تو

آپی ہو سب شکل تمھاری دوئی مٹاؤ پاؤ گے
سہل مین ملنا تمھین بتایا دیکھو تو میان دیکھو تو

قاضی مُلا زاہد عالم آپی بنا جاہل ظالم
دوئی کے پھندے مین سب کو پھنسایا دیکھو تو میان دیکھو تو

آپی محمد آپی احد ہے آپی علی ولی مولی
آپی ہو مردان مین آیا دیکھو تو میان دیکھو تو

ہے نور خدا شمس ذرات دیکھو
پس آئنہ ہے وہی ذات دیکھو

مین ہون آئنہ آئنہ گر ہے مجھ مین
کمالِ محبت کے جذبات دیکھو

خدا میرا اسمین کہ ہے اس بیخودی مین
یہ مہر و کرم یہ عنایات دیکھو

ہوئی میری صورت مرے دلربا کی
یہی کشف ہے اور کرامات دیکھو

پسِ پردۂ دل وہی ہے نمایان
اُسی سے کیے ہین حرکات سکنات دیکھو

خداہی کی صورت ہے صورت ہماری
اُٹھے سب خودی کے حجابات دیکھو

ہے صورت مین صورت نمودار مردان
شب وصل رہتی ہے دن رات دیکھو

تمھین حسن لیلی ہو مجنون تمھین ہو
تمھین دلربا اور مفتون تمھین ہو

سماعت بصارت ذہانت مین میری
مراد کر کیا کون ہون مین تمھین ہو

تمھین ہو حباب اور آب سمندر
صدف مین نہان دُرِّ مکنون تمھین ہو

تھین ابر ہو اور سیلاب تم ہو ۔ تھین قطرہ ہو آب جیحون تھین ہو

تھین شکل مردان ہو مردانہ سیرت
سخن مختصر سارا مضمون تھین ہو

ردیف (ہ)

ہوا حسن ازل یا روسر بازار بے پردہ ۔ حجاب اپنا اٹھا دو گر تو ہو دیدار بے پردہ
نقاب غفلت و پندار مین تم خود پڑے ورنہ ۔ ہی روئے یار روشن تر پھرا ٹھو او بے پردہ
اگرچہ چاہ ہے سب کو کہ دیکھین یار کے رخ کو ۔ محبت ہو تو اتنی ہو کہ ہو دلدار بے پردہ
غم و غصہ مین روز و شب پڑے ہین حرص و امید سے ۔ بھلا ایسون سے ہوئے کب مرا غمخوار بے پردہ
رخ دلدار مخفی تر جو ہے دل مین ہوس ہیگر ۔ منزہ غیر سے ہو گر تو ہو وہ یار بے پردہ
کلام اللہ ہے زاہد قلوب المومنین شاہد ۔ مین ہون پردے مین ہر دل کے یہ ہے گفتار بے پردہ

طفیل شاہ مردان ائمہ الا ہے ہمارا ڈھب
چھٹے اپنے خودی جب ہو اتب یار بے پردہ

میرے قبا مین عرش نگین ہے مادامی سبحان اللہ
قرب حضوری ایسی ہوئی ہے لاغیری سبحان اللہ
احد الصمد اجان جہان ہے ہمنے جانا لاشک بیشک
جان ہے اب میری جان جہانی لاثانی سبحان اللہ
پیر ہمارا ہادی ہمارا تازہ روان وہ لحظہ لحظہ
ہمکو ملایا ذات قدم سے ماروحی سبحان اللہ
مرنا جینا دم دم کا اک شعبہ ہے مرے عشق صنم کا

ورنہ زندہ ایسا ہوا اب موت کد امی سبحان اللہ

مجھے برزخ کبرا یار کا ہے شیطان کہان وسواس کجا

نفس میرا طمئنہ ہے دل و جان سلامی سبحان اللہ

جو ہین وصل حبیب کا قصد ہوا چھٹے اپنے پرائے تھے جتنے دلا

رہا مرشد ہادی رسول خدا میرے ساتھ قیامی سبحان اللہ

مردان صفی چشتیہ نظامی مست ہوا بادہ کل ہو اللہ

نسبت روحی ہے مولیٰ علی سے ابا تی سبحان اللہ

میری صورت مین مرا یار ہے اللہ اللہ

کیا ہی تصویر بنی ہے یہ اہاہاہاہا

شکل آدم کے سوا اور نہ بھایا نقشہ

میرا جسم اور مری جان ہے وہی جان بالکل

مستی ہر دو جہان ہے دل آدم سے عیان

جسکو نسبت ہو پیر کی وہی ہو آگاہ

خاکہ مرشد کا ہوا مین تو ہوا یار عیان

وقصہ قرنون مین نہ طے ہوتا وہ دم بھر مین ہوا

میرے دل مین مرا دلدار ہے اللہ اللہ

اسمین آپ ہی وہ نمودار ہے اللہ اللہ

سارے عالم مین یہ اظہار ہے اللہ اللہ

مین کہون کیا کہ مین ہون یار ہے اللہ اللہ

یہی بیہوش تو ہشیار ہے اللہ اللہ

میری باتون مین جو اسرار ہے اللہ اللہ

یہ عجب فیض کا دربار ہے اللہ اللہ

فضل مرشد کا یہ اظہار ہی اللہ اللہ

شہ مردان نہ کوئی اور نہ خادم نہ صفی

شکل احمد کا یہ اظہار ہے اللہ اللہ

کیونکر نہ دیکھون یار کو بے خویشتن کے ساتھ

نقشہ ہے اور ہی مرا اس سیم تن کے ساتھ

اگر مجھ مین بھی نزاکت گل ہو تو کیا عجب
صحبت رہی اپنی رہتی ہے اک گلبدن کے ساتھ

ہوش و خرد خودی سے جو رہتا ہے تخلیہ
رہتے ہین پاس میرے تو کس کس پھبن کے ساتھ

عادت سے رحم ہی رحم ہے پُرفیض کے مرے
لاکھون کو زندگی ابد دے سخن کے ساتھ

پتھر مین صورت اُسنے سجا ہمنے اپنے مین
نسبت ہماری کب ہے بھلا کوہکن کے ساتھ

حسنین ہاتھ جسم علی فاطمہ زبان
احمد ہین سر ہی میرے مین ہون پنجتن کے ساتھ

جسکا ہے دو جہان مین ہون مردان وہی وہی
کہتا ہون ٹھیک ٹھیک یہ ستانہ پن کے ساتھ

بیٹھے ہین عرش پر ہی افسانگی کیساتھ
زاہد نہ بھولے پن پہ میرے بھول یو کبھو
اُٹھین گے جب اُٹھے گا جنازہ بھی وہ شیر
نام آپکا دو جہان مین ہار ہگئے وہی

جو شکل میری بنگئے فرزانگی کے ساتھ
ہوشیار ہون ہین دید مین دیوانگی کیساتھ
بیٹھے ہین در پہ تیرے جو مردانگی کیساتھ
جو شمع رو سے ملگئے پروانگی کیساتھ

دنیا ے دون کو چھوڑ کے تسلیم فقر کو
مردان حق نے لے لیا مردانگی کے ساتھ

رہتے ہین اندن اجی اس دلربا کے ساتھ
موسیٰ سنبھل سکے نہ تھے جسکی لقا کے ساتھ

چہرہ سے چہرہ جب ملا اپنا پڑھے درود
وعدے دم الست کے جسنے وفا کیے
مین ہون نہین ہے کچھ کہ ہون ہو نہین خدا خدا
سرتا قدم ہے نازنین اپنا نثارگاہ
زنار و سبحہ توڑ کے ملت مین آملے

مردے ہزارون جی اُٹھے وصل علی کیساتھ
رہتے ہین محو دید مین اُس با وفا کیساتھ
نسبت انا انا کی ہے اپنے خدا کیساتھ
سو سو طرح سے صدقہ ہون اک اک ادا کیساتھ
رشتہ جو اپنا جڑ گیا شیر خدا کے ساتھ

مردان وہ شاہ قلزم ساحل بغیر ہے
موجین ہزارون جسکی ہین انی انا کے ساتھ

دنیا کے کام جتنے ہین سب سفلہ پن کے ساتھ
نیکی کا بدلہ کرتی ہے رنج و محن کے ساتھ
جس سفلہ خو سے نیکی کرو کرتا ہے بدی
محسن کشی مین تیز ہے اک بھولے پن کے ساتھ
طفل و جوان ضعیف الگ ہی رہے خوب
صحبت نہ چاہیے ہمین نو و کہن کے ساتھ
بغض و حسد نفاق ہے ہر فرقہ مین بقدر
ل دیکھا ہمنے آدمیون ہر چلن کے ساتھ
یہ آرزو ہے اہل فراست کی روز و شب
صحبت خدا نہ ڈالے کسی بد چلن کے ساتھ
جنپر مین ہون نثار وہ مجھپر ہین مہربان
اہل حسد بنا مین گئے کیا کمر و فن کے ساتھ

مردان صفی تمھارا کوئی کر سکے گا کیا
نسبت تمھاری رہتی ہے شاہ زمن کے ساتھ

لولوتے ہین کہ ہے پھولون کا خوشتر سہرہ
تیرے رخ پر ہے جو اسدم مرے سرور سہرہ

ارے خوشبو کے ہی اترائی جو اسوقت نسیم
کھتی پھرتی ہے مبارک کہ بندھا سر سہرہ

بھینی بھینی ہے ہر اک مغز مین خوشبو اسدم
مغز جان مین ہی بسا اسکے معنبر سہرہ

کنگنا ہاتھون مین زیب تو گلے مین بدھی
جامہ تن پر جو مزین ہے تو سر پر سہرہ

گر دیکھ پھر کے کہین دولون کہ اے اصل علی
دیکھین خورشید و قمر جیب ترے رخ پر سہرہ

دو لھا دلھن مین رہے تا بقیامت اخلاص
قل ہو اللہ کو پڑھکر ہو گندھا گر سہرہ

تو نے تعریف مین سہرہ کے کہا اتنا کچھ
ابتو مردان ہے ترا آپ ثنا گر سہرہ

ورد کر لے جو کوئی شام و سحر بسم اللہ
دیوے جو مطلب دل ہو وہ ثمر بسم اللہ

ہو اگر تنگی روزی کی شکایت تجھکو
پڑھ اسے دل سے ابھی دیتی ہی زر بسم اللہ

کوئی دشمن ہو اگر تیرا تو کر ورد اسے
کر دے دم بھر مین اسے زیر و زبر بسم اللہ

چاہ رکھتے ہین سبھی کہتے ہین اکسیر جسے
اسم اعظم ہے یہی بہر بشر بسم اللہ

جس مرض کی نہ دوا ہو نہ دعا کام کرے
دفع کرتی ہے اسے پڑھ تو اگر بسم اللہ

کہکے بسم اللہ شروع کرتا ہی جو کام بشر
فتح کرتا ہے ہر اک کام اثر بسم اللہ

مین نے پایا اسے ہر کام مین مردان یکتا
ورد رکھتا ہے مرا جان و جگر بسم اللہ

ہین عاشق کی صورت اور دلدار کے وہ
مظاہر کی موجد ہین اسرار کے وہ

تن و جان مین صحت ہو عشرت ہو راحت
ملے رشتہ دل سے جسکو ملے وہ
جنھین ہے تعشق اور نسبت ہی روحی

جو آجائین بالین پہ بیمار کے وہ
نہ تسبیح کے قائل نہ زنار کے وہ
حضوری مین حاضر ہین سرکار کے وہ

کھون کیا جو اسرار انکے ہین مردان
نہ پروے کے قایل نہ اظہار کے وہ

میری صورت مین عیان یار ہے اللہ اللہ
شکل احمد کی بنا جا کے مدینہ مین رہا
گر وہ یوسف ہے تو تو بنجا زلیخا اسکا
آپ مین گر نہ ہے تو تو ملے وہ تجھکو

ہر بن مو مین نمودار ہے اللہ اللہ
دیکھا ہمنے سر بازار ہے اللہ اللہ
کیونکہ ہر شخص خریدار ہے اللہ اللہ
وصل مین اسکے یہ اسرار ہے اللہ اللہ

کیون نہ بیخود رہین مردان شہ خوبان بیان
پیاری صورت ہے طرحدار ہی اللہ اللہ

ساقی دے مے باقی کی آباد رہے ترا میخانہ
عشق کی مے دی جان پرور نے دختر رز نے پیمانہ
ہستی سے اپنی گذر گیا تری ہستی کو اپنے مین دیکھ
ترے ذکر و محبت مین ہے مزہ وہی دل کو کیسے ہی مستانہ
یاد تری دل و جان سے لگی ہے نام ترا ہر مو سے جاری
دید تری تری آنکھون سے یہ فضل ترا ہے جانانہ
شکر گردان مین کس کس کا تو نے بخشی جو نعمت بیحد مجھکو
خاموش ہوا ہون عاجز ہو کر تجھے علم ہے سب اے یہ یگانہ

تحف تحائف کیا لاؤن جب مین ہی ہون خود ہی تیرا
عجز و نیاز نذر کو بگر لے آیا ہے ترا دیوانہ
تجھے آل علیؑ نے کہا اپنا اس فضل کی حد نہین اے مردان
بندہ نواز جناب ہین ایسے بخشش ہے یہ شاہانہ

ردیف (ی)

میری صورت مین کوئی تصویر ہے
نور جان ہے روح کی تنویر ہے

وہ کرم فرما ہین مجھپر مہربان
اُنکی رحمت مین مری تقدیر ہے

قدر کرتے ہین وہ اپنی خلق مین
عرش پر بھی اُنکی دی توقیر ہے

عزت افزائی کا ہے اُنکو خیال
میرے پاس اُنکی لکھی تحریر ہے

کر چکے ہستی کو مردان ہم سلام
اُنکے ملنے کی یہی تدبیر ہے

وصل کے دن ہمکو اپنی ہی خبر جاتی رہی
جان و تن مین صورت جانان نظر آتی رہی

سر او سینہ پر ہمارے رکھکے آخر وہ ایکدن
بوئے مشکین زلف جانان عمر بھر آتی رہی

شورش الفت مین ہمکو ہو گیا دیوانہ پن
گو صبا پیغام وصلت ہر سحر لاتی رہی

گو ہوئی فرقت کبھی تو کیا خیال یار سے
دمبدم اُنکی محبت دلمین ٹھہراتی رہی

ہمکو الفت گر ہے اُنکی اُنکو ہے بیشتر
یہ قسم مشاطہ ہمسے آنکر کھاتی رہی

مہر و الفت جب ہوئی کم تب وہ آئے مہر کو
کب ہی قیمت وہ جب تاب گہر جاتی رہی

وہ رہے خوش ہمسے مردان اور کبھی ناخوش رہے
دل مین ہمکو ہر ادا اُنکی مگر بھاتی رہی

جانا نہ ہے ساتھ اپنے دلا تجھکو خبر ہے
وہ ہو معلم ہے کہا جسنے وہی بیش نظر ہے

دریائے حقیقت کا جو غواص ہو دیکھے
سیپی کی طرح دل مین نہان میرے گہر ہے

خطرہ کے حجاب آنے پہ بھی ہے وہ عیان پھر
چھپتا ہی کہین ابر مین روشن جو قمر ہے

باقی نہ رہا خرمن اغیار جلا سب
خاکستر تن مین مرے الفت کا شرر ہے

یارب تو شب غم سے بچانا مرے دلکو
اس رات کی ہوتی تری نہین کوئی سحر ہے

جو عاشق مولا ہین انہین کچھ نہین خواہش
رہتے ہین وہ خوش انکو نہ امید نہ ڈر ہے

مردان ہین بھی فانی و باقی نہین کوئی
باقی یہی اک چہرہ تابان تو مگر ہے

اپنی صورت مین عیان تجھکو صنم دیکھ چکے
تیری نظروں سے تجھے تیری قسم دیکھ چکے

تیرے ابرو کے مین گھائل تو رکھ اپنا ہی نشان
پھر دکھا ہمکو جو وہ تیغ دودم دیکھ چکے

اب چھپا ہمسے نہ تو چہرہ تابان اپنا
جب سے صورت تری اے ابر کرم دیکھ چکے

تیری تعریف کی طاقت نہین مجھکو جو لکھون
رہگئے حمد مین سب تیز قلم دیکھ چکے

ہمتو رہتے ہین سدا یار کے سنگھ مردان
جب سے پیران سلاسل کا کرم دیکھ چکے

مین ہون تیری صورت تجھے سب عیان ہے
خیال دوئی ہے نہ تن ہے نہ جان ہے

جو ہو تشنۂ حق وہ مل جائے مجھ سے
مرے آب رحمت کا دریا روان ہے

کبھی دل مین عاشق کے مسکن ہے میرا
کبھی ان حسینون مین میرا نشان ہے

رسائی نہین عقل و وہم و گمان کی
وہان تک جہان میرا دار الامان ہے

نہ ہے جس جگہ کوئی جان و ملک انس
مرا گلشن ہو وہان بے خزان ہے

نہ ہے بندگی نے خدائی کا چرچا	مقام اپنی ہستی کا دائم جہان ہے

خیال انا الحق انا اللہ **مردان**
ادھر ہے اُدھر ہے یہان ہے وہان ہے

ترا عشق عالم کو رشکِ قمر ہے	مگر گھر ترا میرا جان و جگر ہے
نہین مین ہون تو ہے جو صورت ہی میری	مجھے اب نہین کوئی خوف و خطر ہے
تری مہربانی پہ ناز اب نہ کیون ہو	نہ تن اپنا باقی نہ جان و جگر ہے
سب ارض و سما کن سے پیدا ہین لیکن	ترے دل سے تابان یہ شمس و قمر ہے

جدل النفس سے ہے معرّف کو مردان
فتح اُسکی ہے میری جان تو جدھر ہے

درد ہے جسکا وہ دلبر اور ہے	مہربان در پردہ ہمسر اور ہے
کشور تن مین جو ہے اورنگ دل	اس سریر دل کا داور اور ہے
آئنہ ہے آئنہ رویون کا حسن	بینش اُسکی اپنے اندر اور ہے
مہر و مہ سے ہو جسے مطلب صحیح	اپنا یان خورشید خاور اور ہے
مہ جبینون کا جو ہے روشن جمال	اُسمین روشن ماہ انور اور ہے
حاجیون کو ہو مبارک حج عید	عاشقون کا حج اکبر اور ہے
دوزخ و فردوس سے کچھ واسطہ	یان تسیم آب کوثر اور ہے
کام کعبہ سے نہ ہے نے دیر سے	دین و ایمان یان برادر اور ہے
دیکھتے ہین سرو قدون کو جو ہم	اُسمین گلگشت صنوبر اور ہے
آرزو ہم ناخدا کی کیون کرین	اپنی کشتی کا تو افسر اور ہے

چاہ کیون رکھین عزیز مصر کی	اپنے یوسف کا تو کشور اور ہے
ہین حباب و موج شیرین اور کے	بحر وحدت کا شناور اور ہے
جور و غمزے ہین کسی دلبر کے اور	پر مجاز اً اک ستمگر اور ہے
جو رکھی خورشید ہے ہمین اور اُلٹس ہی	جو چھپے ہو یان تو منظر اور ہے

طے ہوئی مردان یہ منزل عشق کی
اک قدم ہان اے دلاور اور ہے

تصور مین ترے ساقی لبالب جام ہوتا ہے
نشہ ہین جسکے جز آغاز و کل انجام ہوتا ہے
مزہ گر عشق کا پوچھو تو ہے عشق محمدؐ مین
مریض دل کو اس دارو سے بس آرام ہوتا ہے
جو جام دل مصفا ہے تو ہے لطف مے الفت
نشہ اس مے کا اے ساقی بہت فرجام ہوتا ہے
تمنا ہے تو ہے اپنی حضوری مین نہ فرق آئے
تمھین تم ہو جو بس دل مین تو یہ پر کام ہوتا ہے
مجھے اپنے سے کب فرصت جو زلف غیر مین اُلجھون
ہر اک رویان مرے تن کا مجھے اک دام ہوتا ہے
تمھین خواہش جو ہے اُنکی تو اُنکو تمسے زیادہ ہے
یہ تھا اسرار پوشیدہ مگر اب عام ہوتا ہے

کہین دیکھا سُنا ہے آپنے یان دخل گیا دو کا

فقط کہنے کو اے مردانؔ توہی بدنام ہوتا ہے

ہوے ہین ایسے خدا سے ہمدم کہ دل پہ اپنے خودی ٹھنی ہے
تمام عالم مین دیکھو دیکھو یہ اپنے جلوہ کی روشنی ہے
نہ غیر باقی نہ ہم ہین فانی کچھ ایسے دل نے ہی ٹھان ٹھانی
ملے ہو ہمسے تم ایسے جانی کہ دونون عالم سے دل غنی ہے
ہوے جو وحدت مین آشنا ہم تو سب مین دیکھا کہ ہین عیان ہم
کل اپنی روحین ہین اور نشان ہم اسی سے ہمکو فروتنی ہے
تمھین ہو دل اور تمھین تصور تمھین ہو عادت مین کی خوگر
ٹھنی ہے جب سے یہ دل مین یکسر نہ چلتی رہزن کی رہزنی ہے

ہم اپنی صورت مین تمکو دیکھا تمھین ہو بالکل اور ہم ہین دھوکا
تمھین ہو مردانؔ خدا خدا اب نہ دل خراشی نہ جان کنی ہے

جو ہے تصور کسی کا ہمکو ہمین اسی سے فقط غرض ہے
وہی ہے جان مین وہی ہے تن مین وہی ہے جوہر وہی عرض ہے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کا پھیلا یہ نور سارا اسی کی الفت ہمین فرض ہے
ہمین تو ایسا حسین ہے بھایا کہ جسنے ہمکو بجان لبھایا
پتہ ہے جس کا نہ آسمان پر نشان خصوصاً نہ بر ارض ہے
ہوا جو مطلوب اپنا طالب تو ایک مطلب ہوا ہمارا
نہ اب ہے ہمکو دوا کی خواہش نہ عاشقی کا ہمین مرض ہے

عجب طرح کا یہ ماجرا ہے فقط یہ پردہ کا واقعہ ہے
تمھین ہو مردان نشانِ جانان نہ تمکو جستن کبھی فرض ہے

کرلون اپنے مین تمھین اے جان جانان تو سہی
دل تمھارا بالکل اپنا کردون یکسان تو سہی
کب تلک نظرون سے میری تم رہو گے دور دور
پُتلیون مین لون بٹھا اے میرے جانان تو سہی
مین رہون بیخود تمھین ہو کارفرما سب مرے
چھوڑون اپنا تمیہ بالکل ساز و سامان تو سہی
تمکو لون اور لون تمھاری کل روش تب کل پڑے
لے کے بیٹھون جب تمھارے سارے ارکان تو سہی
گرد پھر پھر کر تمھارے حسرتِ دل لون نکال
جب رہین باقی نہ دل کے کوئی ارمان تو سہی
آنے دو اُس گلبدن کو مجھ مین پورے حسن سے
عندلیب دل ہون عالم مجھ پہ نالان تو سہی

حسن عالم سوز دیکھین گر ترا شمس و قمر
گر پڑین ہو کر خجل قدموں پہ مردان تو سہی

جب سے دیکھا آپ کو یہ میری صورت ہوگئی
کنت کنز اتھا جبھی تک جب تلک مستور تھے
لگیا چہرہ سے چہرہ اٹھ گیا نام دوئی

لی مع اللہ دائماً کی دل مین شہرت ہوگئی
خلقت آدم سے اپنی ساری خلقت ہوگئی
نسبت مرشد سے ظاہر ہمکو وحدت ہوگئی

قل ہو اللہ احد شاہد ہے کل الصمد کا
لے لیا حسن ازل نے اسکو فوراً گود میں
ہو گیا ہوں بے نیاز و بادشاہ کن مکان
حشر کا کھٹکا نہ مرنے کا ہمیں کچھ غم رہا
مرنے سے پہلے مرے اور زندہ جاوید ہیں

بے تامل دیکھنے میں گرچہ کثرت ہو گئی
عاشقوں میں جان دینا جسکی ہمت ہو گئی
حسن ربانی کی عطا جسدم سے دولت ہو گئی
دغدغے سے کل کے ہمکو آج فرصت ہو گئی
پیر کے صدقہ میں ہمکو یہ فراغت ہو گئی

ملت و مذہب سے چھوٹے دوزخ و فردوس سے
آپکی صورت سے مرداں جنکو الفت ہو گئی

صنم ہمسے آکر ملا چاہتا ہے
ہمیں روز عید اور شب برات ہے
کوئی میری صورت میں یوں کہ رہا ہے
میں ہی قل ہو اللہ ہوں عالم میں روشن
دل اپنا غنی ہے نہیں کوئی خواہش
وہی ہم ہیں کہتے اور کرتے وہی ہیں

کہ جان و جگر تن ہوا چاہتا ہے
کہ دل اپنا دلبر ہوا چاہتا ہے
کہ الصمد کا باجا بجا چاہتا ہے
مجھی کو سمک تا سما چاہتا ہے
فقط تجھ سے تیری رضا چاہتا ہے
خدا کی قسم جو خدا چاہتا ہے

وہی ہے وہی ابتو مرداں وہی ہے
جسے دمبدم تو دلا چاہتا ہے

ہے تو دلوں کا دل بتا سچ تو بتا تو کون ہے
دل کی ہے تو ہی تو صدا سچ تو بتا تو کون ہے
جب سے پڑی تری نگہ میں نہ رہا خدا گواہ
ہے تو خدا اسما سچ تو بتا تو کون ہے

تیری سی شکل اور ادا تیرا سا حسن دلربا
ہمنے نہ دیکھا یا سنا سچ تو بتا تو کون ہے

حسن ترا علن ہوا رونق جان و تن ہوا
مظہر ہر زمن ہوا سچ تو بتا تو کون ہے

دیکھا جو ہمنے جا بجا تو ہی ہے ہر جگہ بتا
پایا نہ کوئی ماسوا سچ تو بتا تو کون ہے

مثل ترے ہوا کہاں دیکھا ہے ہمنے کُن فکان
تو ہی جو ہو تو ہو بتا سچ تو بتا تو کون ہے

عکس ترے ہین ماہ و خور تیری چمک سے ہین پُر
ورنہ تھے یہ نہ تھی ضیا سچ تو بتا تو کون ہے

باغ و بہار برگ و گل دیکھا جو ہمنے جزو کل
تیرا ہی حسن ہے کھلا سچ تو بتا تو کون ہے

مرداں ہے تو ہی دلربا تو ہی ہے اپنے پر فدا
تو ہی فنا ہے اور بقا سچ تو بتا تو کون ہے

تن مرا معمور فیض ذات سبحانی سے ہی	روح میرے تن کی یا روح رحمانی سے ہے
ظاہر اپنا ہے محمد اور مین باطن خدا	بھید اسمین اور بھی اک رمز پنہانی سے ہی
اپنی آنکھون سے احد احمد مین شد ہین نہان	دیکھے آنکھو نسے جو میری سمجھ حقانی سے ہی
چھوڑ دو نادانی کو دیکھو اپنی ہستی کو مدام	ہے جو نامحرم یہ زاہد اپنی نادانی سے ہی
کیا ہی جچی مجھمین بھائی آپ کی حق گوئیان	بات تمسے جو کہی مرداں نہ اثنانی سے ہی

بھر دیا ساقی نے جام دل بے دیدار سے
قطرہ وحدت ٹپکتے ہین مری گفتار سے

ہے حجاب اپنا ہی تمکو ورنہ ہم ہین بیحجاب
ہو کے بیخود دیکھو گر ہم تم ہین اک تار سے

بیخود و باخود ہے اور دنیا مین دنیا سے الگ
یہ ترا دیوانہ ساقی بڑھ کے ہے ہشیار سے

لن ترانی تھی ادا اپنی ہی موسیٰ کے لیے
رب ارنی کہ رہے تھے آپ ہی کہسار سے

ورد تیری دید کا اور مذہب اپنا گیان دھیان
کام رکھتے ہین نہ ہم اب سبحہ و زنار سے

رشک عیسیٰ ہے بجا ہم یہ جو ہے ہر آن ہین
تھا تعین جو انکو ہم ہین بے تعین یار سے

کیون نہو دل سے ادب اس اپنے نام پاک کا
شاہ مردان نام ہی ناموں شہ کرار سے

ہمنے دیکھا تمھین خدا کر کے
کیا کرو گے تم اب چھپا کر کے

جائیے اب نہ آپ آ کر کے
رہیے دل مین مرے وفا کر کے

آئیے رہیے اب نگاہون مین
کوئی چھپتا ہے سامنا کر کے

سب سے نا آشنا ہوئے صاحب
تمکو بس دل مین آشنا کر کے

خاک آدم مین جلوہ اپنا کیا
کنز مخفی کو برملا کر کے

ہمنے وعدہ ازل مین تھا جو کیا
بارے ہین سرخرو ادا کر کے

تیری فرقت کے دن جو تھے پیارے
کٹ گئے سب خدا خدا کر کے

عرش اعظم پہ ہو یہان بھی ہو
میرے دل مین ہو پیشوا کر کے

کر دیا چہرہ سے نقاب الگ
شاہ مردان صفی مین آ کر کے

ہم فقیرونکو بھلا کیا تاج و افسر چاہیے
جامۂ عریانی وحشی کا بستر چاہیے

تارک الدین ہو کے دنیا کر چکے ہین ترک ترک
ہمکو کیا اب ترک کرنا اے برادر چاہیے

خواجہ و سلطان رعیت جملہ موجودات بھی
بے نیازون کی نظر مین کل برابر چاہیے

تھی تمنا جنکے ملنے کی ملے ہین ہم ہین وہ
اس سے بہتر وصل کیا اللہ اکبر چاہیے

دل سے دل اپنا ہے مردان ایک خوشتر پر فدا
دو جہان مین اب نہ کوئی ہمکو دلبر چاہیے

مصحفِ رخ کی تلاوت عاشقونکو چاہیے
گردشِ اوراقِ قرآن زاہدونکو چاہیے

نیستی و بے خودی ہے عاشقونکی بس نماز
اٹھا بیٹھی دیکھنے کی عابدونکو چاہیے

خالی ہو خطرون سے دل اور پھر ہو ذوقِ دید سے
صوم رفتار اسطرح سے بیخودون کو چاہیے

کافر و مومن ہون یکسان سبحہ و زنار بھی
کعبہ و بتخانہ باہم گشتگون کو چاہیے

ہون شہ غائب اس سے یکدم دین و دنیا چھوڑ کر
اسقدر بس کام مردان واصلونکو چاہیے

ہم ہین جنکے وہ ہمارے ہو گئے
سب حجابانی کنارے ہو گئے

ہم ہین جنکے دل سے اول روز سے
وہ ہمارے دل کے پیارے ہو گئے

تھے جو پیمان درمیان روز الست
وہ ادا سب ہمسے بارے ہو گئے

ہمنے دیکھا تمکو ہم مین ہو تمھین
اس لیے ہم بس تمھارے ہو گئے

ہم تو مردان اب تمھاری دید مین
سارے عالم سے کنارے ہو گئے

ہو کے مالک ملک جانان جب کوئی بے بس بنے
عاشق اسکا ہو کے دلبر مطلب بیکس بنے

بنتا ہے آہن سے کندن مل کے پارس سے مگر
مین وہ پارس ہون کہ جس پارس سے پھر پارس بنے
آتشِ عشق صنم اسباب نخوت پھونک دے
گر تصور مین صنم کے آپ مثلِ خس بنے
ضیق دل عشق بتان ہے دل نہ دے پہلے ہی سے
پھر نہ دیتے بن پڑے لیتے نہ دل واپس بنے
طعمۂ شہباز دل اپنا ہے مردان حب یار
مردۂ دنیا کا پھر کاہے کو یہ کرگس بنے

خواہان نئے نئے ہین قتیلان نئے نئے
دل دے چکے تھے تمکو ازل مین وہ آگئے ہین
ہمسر ہمارا ہوگا بھلا کیا کوئی رقیب
شاہنشہی نہ ختم تمھین پر ہو کیون بھلا

جانان تمھارے در پہ ہین سامان نئے نئے
طالب تمھارے حسن کے جانان نئے نئے
لاکھون ہون گرچہ آپکے خواہان نئے نئے
کرتے ہو ہم گداؤن کو سلطان نئے نئے

آتے نہین زبان پہ ہین خامہ کے وہ کبھی
مضمون حق ہین دل مین جو مردان نئے نئے

آنکھون مین مری پھرتی ہے تصویر کسی کی
بت اپنے ہی کو کہتے ہین سب اہل تصوف
پیش و عقب و دائے مرے اور چپ و راست
ہستی ہے کہین اور نہ ہستی ہے کسی کی
تصویر مری میرے مصور کی ہے مردان

تصویر مین ہون میری ہے تصویر کسی کی
تصویر بتان ہوتی ہے تصویر کسی کی
ہر لحظہ میان پھرتی ہے تصویر کسی کی
دیکھا تو یہی ہستی ہے تصویر کسی کی
ہر دم یہ صدا دیتی ہے تصویر کسی کی

دلیلِ عشق دلبر ہر نفس ہے
مئے وصلِ صنم پیتے ہین پیہم
اُٹھا پردہ دوئی کا جب نظر سے
جو ہین چالاک عشقِ احدیت مین
رخِ پرنورِ یار لایزال سے
تنِ احمد مین روحِ احدیت ہے

گواہ نیک و بد تخلیط بس ہے
نشاطِ بیہوشی باہوش بس ہے
خیالِ روئے جانان ہر نفس ہے
اُنھین باغِ ارم کنجِ قفس ہے
مثالِ شمع روشن پیش و پس ہے
خیالِ ماسوا یارو ہوس ہے

یہ ہے سب اللہ ہی اللہ مردان
دل و جان ہے نہ کچھ جسم و نفس ہے

دل عاشق کو سدا درد و ملال اچھا ہی
یارو ہر حال مین ہوتا ہی بشر کا اک حال
تجھسے مغموم نہو کوئی جو اے دل بہتر
دل کو دیتا ہے مزہ تیرا تصور اے جان

اپنی صورت ہو صنم کی تو وصال اچھا ہے
روح خوشحال رہے جسمین وہ حال اچھا ہے
نفس سے اپنے جو ہو لئے تو جدال اچھا ہے
مجھکو محفل سے تری تیرا خیال اچھا ہے

وصل مین خود سے فراموشی ہو مردان ہی کمال
قال سے کام نہ رہجائے تو حال اچھا ہے

اک ذرا دل لگائیے تو سہی
کس طرح سے نہ ہو جیگا عزیز
جل مرینگے ابھی رقیب سبھی
ہو نگے دم مین ہزارون لعل کے خون
خیر ہے خیر منتشر کیون ہو

دل کو مونس بنائیے تو سہی
رنگ الفت جمائیے تو سہی
ہاتھ مین ہاتھ لائیے تو سہی
سُرخی لب دکھائیے تو سہی
ماجرا کہہ سنائیے تو سہی

میری باتوں کا کچھ گلا تو نہیں
بولیے کچھ بتائیے تو سہی

کیوں جھجکے گا نہ دل سوے دلبر
بار الفت اٹھائیے تو سہی

میرے پہلو میں دل ہے دل میں آپ
آپ الگ ہیں بتائیے تو سہی

پھر تو ممکن ہے کب الگ ہونا
دل سے دل کو ملائیے تو سہی

دل ہمارا خدا کا گھر ہے جناب
دیکھیے سر جھکائیے تو سہی

متقی ہیں مگر پییں گے ضرور
میکدہ میں بلائیے تو سہی

دوست ہونگے سبھی یہ دشمن و دوست
خلق سے پیش آئیے تو سہی

رام ہوگا ابھی وہ بت مرداں
دل میں اپنے بٹھائیے تو سہی

پاس اپنے صنم ہے وہ ہی تقدیر ہماری
پردے سے یہ سب اُنکے ہی تقریر ہماری

خط انکو لکھا کرتے ہیں ہم دل کے قلم سے
آنکھوں سے لگاتے ہیں وہ تحریر ہماری

ہم اُنپہ فدا رہتے ہیں ہر لحظہ تو وہ بھی
دن رات کیا کرتے ہیں توقیر ہماری

کیونکر نہ چھٹیں دام الم دونوں جہاں سے
جب زلف صنم ہوگئی زنجیر ہماری

ہم بحر تصور میں رخ یار کے مرداں
ڈوبے تو رُخ یار ہے تصویر ہماری

شوریدہ سری ہوگئی تعمیر ہماری
ہم اس سے جدا ہوں نہیں تدبیر ہماری

جان اپنی فدا کرتے ہیں ہم ایسے حسین پر
ناشاد وہ خود ہوں جو ہو تحقیر ہماری

رہتا ہے خیال انکا نہیں دل کو خیال اور
یاد اُنکی سدا رہتی ہے دلگیر ہماری

ہوتا ہے گنہ ہمسے وہ پوشیدہ ہیں کرتے
منظور نہیں اُنکو ہے تعذیر ہماری

مردان جو جلا عشق مین تن بنگیا اکسیر
ہر فرد بشر مین ہوئی تشہیر ہماری

روح یزدانی ہوئی ہے روح انسانی مری
گر نہ دیکھون دل کی آنکھون سے ہے نادانی مری
کیون ہوا مست انا الحق کیون تعین سے چھٹا
صورت اللہ ہے سب صورت معنے مری
ہر ملک سبوح گو اول سے تا آخر ہوا
دیکھکر روح قدس پتلہ مین سبحانی مری
بلبل و گل صورت بسمل ہین گلشن مین سبھی
اک نظر دیکھی تھی شاید شکل ریحانی مری
مین نے دیکھی جب حقیقت اپنی حق ظاہر ہوا
پردہ شکل خدا ہے شکل انسانی مری
نسبت مرشد مین ملتا ہے خدا بھی اور رسول ؐ
مرشدون مین ہے ملا ہے بات یہ جانی مری

نام مردان صفی نام خدا پہچانیے
قل ہو اللہ کی ہے صورت صورت معنی مری

یار پہلو مین جو آیا تو حیا بھی آئی
دل مین آئی جو محبت تو جفا بھی آئی
بزم جانان مین پہونچکر جو قضا آئی تو
بعد مرنیکے مرے ساتھ بقا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے نازون نے توڑا تیرے
کوئی ہم بزم بتادے کہ صدا بھی آئی

ہم جو آئے تری محفل مین تو دل کھو بیٹھے
آئے ہستی مین تو کیا خوف فنا ہے ہر دم
قہر بندون پر جو آیا تو جہنم ہے غضب

ہاتھ مل مل کے اُٹھے جب نہ ندا بھی آئی
پیچھے پیچھے مرے آنیکے قضا بھی آئی
رحم آیا جو اُنھین ہمکو دعا بھی آئی

عاشق اُس مہر منور کا جو تو ہے مردان
سچ بتا یہ کہ ترے دل مین ضیا بھی آئی

زبان یار سے دل مین انا السبحان جاری ہے
مجھے حیرت تھی الفت مین نہین وحشت ہے اب باقی
حیاتِ جاودانی تیرے ملنے سے ملی یا رب
منزہ ذات ہی تیری اگر ہے ذات مین ظاہر

سنجا تون بولتا ہی کون انا الدیان جاری ہے
کیا جب سے ہے لطف اُسنے انا المنان جاری ہے
زبانِ حال سے دل مین انا الحنان جاری ہے
کھلا اسرار یہ جب سے انا الخاقان جاری ہے

ضرورت کیا زبان سے گر انا الحق مین کہون مردان
کہ روئین روئین سے مرے انا الرحمان جاری ہے

مجھے تصور ہے حق کا غالب کہ حق ہوئین یا وہ حق ہی باقی
عروج جان ہی سرور دل ہے حیات روحی بحق ہے باقی
کیا کنارہ جو دل نے سب سے خیال دیگر نہ آیا مجھکو
ملی ہے حق سے یہ جان اپنی نہ کوئی رنج و قلق ہے باقی
ہوا جو مجھپر وہ مہر گستر تو سارا عالم ہوا ہے اپنا
مثال گل ہو ہین بلبلین سب جہان کہ جان سبق ہی باقی
قِدم ہے عاشق حدوث پر جب تو آپ حادث قدم ہوا ہے
انھین خیالون مین حق ہی ظاہر رہا یہی بس سبق ہی باقی

ہوے جو مقتول تیغ ابرو تو ہے دیت بس نمود اپنی
یہ خون اپنا ہے تا قیامت فلک پہ یہ جو شفق ہے باقی

وہ آپ آدم مین دم ہوا ہے ہماری صورت مین ضم ہوا ہے
بس اپنی صورت ہے صورت اسکی سوائے اسکے حمق ہے باقی

ہمین تو استاد ازل نے مردان پڑھائے سارے کتب سماوی
فلک پہ ہے جو زمین پہ بھی ہے رہا نہ کوئی ورق ہے باقی

یوے گل کی طرح دل مین میرے تم ہر دم رہے
زندگی بھر گو رہے لیکن بہت ہی کم رہے

خوف بدنامی سے روئے ہم نہ ہرگز پھوٹ پھوٹ
جوش مین آیا جو دل آنکھو نمین آنسو تھم رہے

قد قیامت کا ادا آفت کی سحر آلود چشم
جس جگہ دیکھا وہین پر دیدے دونون جم رہے

لذت دیدار دل پاتا رہا گو عمر بھر
دیدۂ دل شوق حسرت سے ہمیشہ نم رہے

عشرت دل ہمنے پائی آج مردان عمر بھر
تیری محفل مین جو آکر ایک شب بیٹھے ہم رہے

خلش ہے کسکی الفت کی جو یون دل مین کھٹکتی ہے
نگہ رہ رہ کے صورت کس پری پیکر کی تکتی ہے

یہ کسکی وصل کی خواہش مین دل ہر دم مچلتا ہے
یہ کس جادو نگہ کی تیغ ابرو دل پہ چلتی ہے

لحاظ اس بت کو ہے کسکا جو خود بندہ اسی کا ہے
کسی کی جان جاتی ہے کسی کی شان گھٹتی ہے

دل بیتاب کو گو کچھ تشفی بھی وہ دیتے ہین تو
مگر امید صورت ناامیدی سے بدلتی ہے

دل پہ شوق کی خواہش ہے وہ پہلو مین ہون ہر دم
رہین وہ تا قیامت ساتھ تب حسرت نکلتی ہے

برا ہو حرص دنیا کا کہ جس نے سب بگاڑا ہے
وگرنہ انکو بھی میری تمنا دل مسلتی ہے

جو ہے مردان تجھے خوف خدا کر رحم عاجز پر
اور ل اُسکے محبوبون سے کہ بگڑی تیری بنتی ہے

سیکشون کی خیر ساقی تیرا میخانہ رہے
کب تلک ساغر رہے گردش مین پیمانہ رہے

نور سیاہ لے مبارک میری آنکھو مین رہے
دل خیال و یاد مین حضرت کے دیوانہ رہے

نہر تیرے فیض کی دل مین مرے جاری رہے
لطف تیرا روز افزون ہمیہ شاہانہ رہے

وہ عنایت ہو کہ تیری یاد مین ہر دم رہون
دل کو شوقِ دید عارض ذوق مستانہ رہے

تو ہی تو ہے مین نہین اب ہے طلا جانِ جہان
تا ابد یہ لطف تیرا ہمیہ جانانہ رہے

ہر طرح کی مہربانی خسروا تو نے تو کی
عارض تابان بھی تیرا بے حجابانہ رہے

ہون عقیدی مین غنی مردان یہ بخشش ہے تری
در کا تیرے جو گدا ہو بے نیازانہ رہے

جشن تجھکو مرے نوشاہ مبارک ہوئے
بزم عشرت تری دلخواہ مبارک ہوئے

شادمان باپ ہوا اور بزم کے حاضر سب لوگ
تجھکو ثروت مرے جم جاہ مبارک ہوئے

ہو گئی فرزند سعید اور نشاطین ہیں ہم
فرخ ہر سال ہو ہر ماہ مبارک ہوئے

ہم تو شادی کی مناتے ہین ہمیشہ گھریان
دولہا دولھن تجھے ذی جاہ مبارک ہوئے

دامنِ جامہ ہر پابوس عاصی اے مردان
جامہ زیبی تری نوشاہ مبارک ہوئے

جگر میں ٹیس دل میں درد سینہ میں جلن کیون ہے
مین ہون تیرا ہی جب ایجان توپھر رنج و محن کیون ہے
خیال ایسا نہ رکھ دل مین کہ مین تیرا نہیں بندہ
جو مین شیدا نہون تیرا غلامی کا چلن کیون ہے
ادا و ناز اُلفت کے برستے تیر ہین دل پر تو
مین ہون جب کشتۂ اُلفت توپھر ناوک فگن کیون ہے
اگر تجھکو سوا میرے نہین ہے اُنس غیرون سے
فدا پھر گل رخون پر دمبدم سیر چمن کیون ہے
مرا جان و جگر مردان ہوا خواہِ محمد ہے
نہین امت مین ہون اُنکی تو ورد پنجتن کیون ہے

مخمس

پریت لگی مین کبھون نہ ہوئی

رویا جو دن کو رات کو تارے گنا کیا	آنکھون مین نیند کا نہ کوئی دم پتہ لگا
دل نے قرار و صبر کو رخصت ہی کر دیا	سوزِ جگر اُٹھا تو وہ سینہ مین رہ گیا

اپنے کرموان پہ برسن روئی

ہر دم تلاش یار مین رہتا ہون دلفگار	برچھی لگی ہے عشق کی سینے کے آرپار
بے یار زندگی ہے بہت دل کو ناگوار	اب سامنے سے میرے کہین کو نجا تو یار

تم بن نا موہن دھیرج ہوئی

تدبیر اپنی دلپہ نہ کچھ دلربا چلے	چاہے نہ تو جو جسکو اپنے تو کیا چلے

ہو مہر تیری حبیب تو سبھی بستا و پا چلنا — تقدیر کی نوشت پہ تدبیر کیا چلے

تمھری پیت بنا نا کچھ ہوئی

آپی ملے صنم تو ملے اپنی کیا مجال — کوشش سے اپنی وصل ہو مشکل ہے اور محال
دل میرود بکوے تو اندر ہوس وصال — تا خود اکند نہ لطف چہ حاصل بجز ملال

پیت کیے سے تن من کھوئی

رہتے ہو پاس ہی مرے میں تمسے ہوں جدا — دل سے قریب زیادہ ہو لیکن نہیں تا
باشد کہ لطف ورزی و آئی نظر مرا — جان را نثار بر تو کنم تا شوم فدا

تمری سے ملے جیا جیوان ہوئی

جز آرزوے یار نہیں مدعاے دل — رکھتے ہیں تیرے عشق میں سو سو بلاے دل
از راہ مہر کرسی نشین شو بجاے دل — روشن شود نہ تو ز قدومت سراے دل

اپنے کیے سے پیت نہ ہوئی

ہم پر عنایتیں ہیں تمہاری سبھی صنم — جز یاد بندگی نہیں رکھتے ہیں تحفہ ہم
مردان بوقت وجد ہیں نالہ و لم — در ہستی ام توئی ہمہ من نیستم نیم

تن من دھن تم ہیں سب کوئی

مدتوں محفل میں تیری میرے جاناں ہم رہے — شادماں گو ہم رہے لیکن بچشم نم رہے
باغ دنیا میں مثال گل ہے اندر بہار — گیا ہے جب دم کی دم ھم صورت شبنم رہے
تم مثال ابرے گل ہو گلبن تن میں مرے — ہم تمھارے دم کا دم بھرتے ہیں جبتک دم رہے
قید ہستی میں ہیں ہم اور قید خانہ ہی جہاں — کسطرح اگر یہاں کوئی بھلا بے غم رہے
ہے دعا اس شاہ خوباں سے یہ مردان مدام — دل تمہے محراب ابرو میں ہمیشہ خم رہے

دیکھیے چھٹنے کا تیرے دل پہ کب تک غم رہے
کب تلک اس درد کا دل پر مرے ماتم رہے

بندۂ حسنِ صنم ہے ظاہر و باطن مرا
تا ابد باقی یہ تیرا حسن و میرا دم رہے

بس نگاہِ لطف تیری مجھ پہ ایکآن چاہیے
لطف شاہی کا ہے تیرا لطف گر ہر دم رہے

ساغرِ مہر و محبت چل رہا ہے تیرا مدام
اس طرف بھی دور تیرے لطف کا پیہم رہے

زندگی کا ہے مزہ دنیا مین مرداں گر ہو یون
عشق کا چرچا ہو باقی حسن کا عالم رہے

کیا جو قتل ہے اُسنے تو یار ہو کے مجھے
بنایا شوخ نے بسمل شکار ہو کے مجھے

مرا ہون حسن بہار آفرین پہ ہے یہ عجب
کہ دی ہے شکل خزان کی بہار ہو کے مجھے

صبا نے مرنے کے پیچھے اڑائی خاک مری
لیا ہے گود مین اُسنے غبار ہو کے مجھے

لپٹ گئے وہ گلے سے جو آئے بعد از مرگ
رہا شکیب نہ انکو قرار ہو کے مجھے

مٹایا ہستی کو میری اور کفر و ایمان کو
کہین کا رکھا نہ اُسنے دوچار ہو کے مجھے

جلے گا جان و تن اپنا کہ عشق ہے آتش
یہ روگ جی کو لگا ہے شرار ہو کے مجھے

ہوا تھا خواب مین اکدن رقیب مجھسے دوچار
کھٹک رہا ہے تن و جان مین خار ہو کے مجھے

نہ رہگیا ہون مین زندہ کسی کے عشق مین اب
یہ ہوگیا ہے تن اپنا نزار ہو کے مجھے

رہا نہ کوئی سوا اُسکی یاد کے مرداں
خیال اپنا بھی آتا ہے بار ہو کے مجھے

منت سے کوئی کہدے یہ درباں کے سامنے
آتا ہون آج اپنے مین جانان کے سامنے

عاشق کو زیب عشق بھلا کہنے دیگا کیا
بت بنگئے جو آئے بھی جانان کے سامنے

بڑھتا ہی جب جنون تو تعشق مین پھر کبھی
بھاتا نہین ہے باغ بیابان کے سامنے

نکلے گی آرزو نہ کوئی بخت بد ہے گر
امید بر نہ آئے گی حرمان کے سامنے

جانگاہ نارِ ہجر ہے نارِ جحیم سے
ہے آگ سرد آتشِ ہجران کے سامنے

دانا سے پند لیجیے نادان بن کے اور
کہیے نہ حالِ دل کبھی نادان کے سامنے

نادم جو اپنے فعل پہ آپ ہی ہوا بشر
پھر کیا تشکائتیں ہیں پشیمان کے سامنے

بہرِ یقین بزمرۂ اسلام مستند
کیا اور بھی کتاب ہے قرآن کے سامنے

ابلہ کریگا کیا جو کرے گا عقیل کام
حیوان کو کیا شعور ہے انسان کے سامنے

مطلب صحیح درست مگر دل کے خام سے
چلتی نہیں زبان جکمران کے سامنے

مومن کی خود خدا نے ستائش قرآن میں کی
مردان ہے ہیچ مال و زر ایمان کے سامنے

سمجھا چکے تھے دل کو مگر را ابھی ابھی
پھر چھیڑ تو نے کی یہ ستمگر ابھی ابھی

مدت کے بعد آئی ابھی تھی شبِ وصال
در سے صدا یہ آئی چلو گھر ابھی ابھی

اب کھینچیے نہ خنجرِ ابرو مرے لیے
دکھلا چکے ہیں کاٹ کے جوہر ابھی ابھی

حیران ہوں انکے دل کو لبھایا ہے کس نے آج
آئے تھے پاس میرے وہ ششدر ابھی ابھی

جانے کو جائیے جو ہے گلگشت کا خیال
آنا بھی آپ کو ہے مرے گھر ابھی ابھی

اے سروِ خوش خرام نہ دیکھا ترا نظیر
قدموں پہ گر پڑا تھا صنوبر ابھی ابھی

اللہ ری تابِ عارضِ تابان کی شل برق
چمکی اُدھر سے سامنے آ کر ابھی ابھی

کرتے ہو قتل شیفتگوں کو بلا بلا
مجمع یہ کیا تھا آپ کے در پر ابھی ابھی

مردان تھا شب کو اور ہوا صبحدم کچھ اور
گزری جو رات گم ہوئے اختر ابھی ابھی

پوشیدہ بھی ہو سب سے وہ مشہور بھی ہے — ناظر بھی ہی ہر شے کا وہ منظور بھی ہے

ہر فعل پہ اُسنے کیا مختار بشر کو — مختار بھی ہے کہنے کو مجبور بھی ہے

از بس ہے اُسے رحم غضب بھی ہو غضب کا — ہے نار سے بھی نار مگر نور بھی ہے

بیخود جو ہوا مین تو ہوا یار نمایان — اُجڑی بھی ہی بستی مری معمور بھی ہے

ہم اُس شہ خوبان کا پتہ دیتے ہین مردان — نزدیک ہی شہ رگ سے بھی اور دور بھی ہی

اے نام خدا حسن ترا اور ہی کچھ ہے — چاہت مین تری دل کو مزا اور ہی کچھ ہی

عاشق تو سبھی ہوتے ہین خوبان جہان کے — لیکن بخدا عشق خدا اور ہی کچھ ہی

دل میرا ہے دل اُسکا تن و جان ہی اُسکا — پردے مین کرے بول رہا اور ہی کچھ ہی

عشاق سے اپنے نہ چھپا کیجیے صاحب — اک دن کی وبا دو کی حیا اور ہی کچھ ہی

ہی روشنیِ مہر و قمر گو کہ دل افروز — مردان رخ جانان کی ضیا اور ہی کچھ ہے

ظاہر مین تو صورت ہی نہان اور ہی کچھ ہے — پردے مین ہمارے اب عیان اور ہی کچھ ہی

کرتے ہی خیال آتے ہین سنکھ وہ ہمارے — یہ مہر و کرم جان جہان اور ہی کچھ ہی

بہتر ہی خشوع اور خضوع وقت دعا پر — تسلیم و رضا صورتِ جان اور ہی کچھ ہی

ہر یک نفسِ ذات مین جاری ہی جو دن رات — اس آمد و شد دم مین روان اور ہی کچھ ہی

جو یاد خدا جوش محبت مین ہے کرتا — ظاہر مین وہ کچھ اور وہ بجان اور ہی کچھ ہی

یاران عدم جا کے نہ پلٹے کہ کہین کچھ — جاتے ہین جہان سب وہ جہان اور ہی کچھ ہی

مردان دم مرگ مین رہا کرتے ہین ان تک — جنکا ہی نشان اور گمان اور ہی کچھ ہی

عاشق حسن تبان صورت جانان ہم تھے
خوبی ہر دو جہان نالۂ دوران ہم تھے

خسر عشق کو منظور ہوا جب کہ ظہور
مسند آرائے جہان رونق انسان ہم تھے

ڈھونڈھا ہمنے حرم و دیر مین پایا نہ جنھین
تھے وہ دل ہی مین مری جان پریشان ہم تھے

رخ جانان سے لگا دل نہ رہا پاس مرے
کیا ازل ہی سے یہ اٹکا تھا نگہبان ہم تھے

قفس تن مین پریشان ہے بمدت طایر روح
اُسی گلشن کو چلو پھر جہان مردان ہم تھے

منھ چھپاتے ہو کیون حیا کر کے
مارتے ہو ارے جفا کر کے

گود سے میری تم نہ جاؤ کہین
کیا رلاؤ گے پھر ہنسا کر کے

الفت و شفقت و کرشمہ و ناز
یہ گھٹاؤ نہ تم بڑھا کر کے

دل جلون کو نہ اب جلاؤ تم
غیر کو گود مین بٹھا کر کے

اپنے پہلو مین تم بٹھاتے ہو
غیر کو پھر ہمین اٹھا کر کے

عاشقون پر ہمیشہ رحم کرو
کیا ملے گا تمھین ستا کر کے

ابتو جاتے ہین گھر کو اے صاحب
شاہ مردان صفی دعا کر کے

مقابل مرے جان جان ہو رہا ہے
تن و جان جو برق تپان ہو رہا ہے

خبر لے تو اے شوخ ظالم خدارا
ترا بسمل اب نیمجان ہو رہا ہے

مین ہون درد دل سے نحیف اسقدر
کہ چارون طرف الامان ہو رہا ہے

ترا بسمل ابتک رہا ہے عدم مین
تصور ترا جان جہان ہو رہا ہے

بنی بات بگڑے عجب کیا ہے آج
سر بزم وہ مہربان ہو رہا ہے

مرا ماہ کامل مقابل ہے میرے
جو یہ تن ردائے کتان ہو رہا ہے

فدا اسقدر ہوں میں مردان صفی پر
کہ نظروں میں عالم نہاں ہو رہا ہے

ملا ہے آب کوثر کسکو لب دم لعل و گوہر سے
مرادیں کس طرح پاوے خدایا کوئی پتھر سے
بھلا ممکن ہے کب بوس و کنار اُس بت کی عادت سے
حیا سے لے جو نام سر کاٹ کر گردن کبوتر سے
مرے سوزِ نہانی سے ہے اُسکے دل میں بھی اک درد
مگر کیا ضبط ہے سیکھے کوئی آ میرے دلبر سے
ہو جسکے وصل میں بھی غم سے ہمدوشی تو اُلفت کیا
لگاوے دل وہی اُس سے ہو فاضل جو کوئی گھر سے

وہی دلبر ہے اے مردان جو دنیا میں بھی خوش رکھے
رہے واں بھی وہ ساتھ اپنے ملیں جب جا کے داور سے

اے رشک مہ جو یاد تری تا سحر رہی
تھی چاندنی کہ سونے کے اشکوں سے تر رہی
آئی نہ نیند یاد میں شب بھر جگا گیا
سچی کہو کہ تمکو بھی میری خبر رہی
زینت ہے جس سے عرش معلیٰ کی تا ابد
یہ دل ہے اُسکا گھر نہ تمھیں یہ خبر رہی
لیکر تری طرف جو دلِ پر شرر چلا
پیچھے بہت قدم مرے برق شرر رہی

مردان نہ اُسنے جان کبھی ہرگز یہ دُکھ دیا
پھر تمکو کیوں شکایتِ رشک قمر رہی

خالص کوئی دل اپنا ذرا کرکے تو دیکھے
طالب ترا دنیا کو جدا کرکے تو دیکھے

کیونکر نہ بھلا شمع رخ آغوش میں لے لے
پروانہ وش اپنے کو جدا کرکے تو دیکھے

کرتے ہی تصور وہ گئے آپ رہے تو
نسبت تری اے شوخ بھلا کرکے تو دیکھے

ہو جائے وہی عاشق پاکیزہ جو ہے تو
صورت میں تجھے اپنی ملا کرکے تو دیکھے

چشم دل عاشق ہو منور ابھی مردان
قدموں کی تہے خاک لگا کرکے تو دیکھے

گئے جو گلشن میں صبحدم ہم تو وہ بھی مثل بہار آئے
لپٹ لپٹ کر گلے سے میرے لگے یہ کہنے کہ یار آئے

گلے میں باہیں تھیں غنچہ لب کے اور لب سے لب تھا ملایا اسنے
فدا کیا دل ادا پہ انکی اور جان انپر نثار آئے

چمن میں چرچا تھا میرا انکا یہ چہچہاتی تھیں عندلیبیں
کہ اپنے گل سے ملا ہے بلبل خدایا کوئی نہ خار آئے

ہنسی لبوں پہ ہے سرخی منھ میں تو باتیں الفت بھری ہیں پیاری
جو ایسا دلبر ہو دل لگن پھر تو آسیہ کیسے نہ پیار آئے

جیتے ہو مر کر تم انپہ مردان تو وہ بھی عاشق ہوے تمہارے
تھی پہلی صورت خزان کی لیکن ملے تو باغ وبہار آئے

دید جانان کیلیے چشم خماری اور ہے
سنتے ہیں جس کان سے باتیں تمہاری اور ہے

دو بدو ہو یار فکر ہجر بھی کچھ بھی نہ ہو
وصل میں ہو مضطرب یہ بیقراری اور ہے

جتنا تھا علم سفینہ کام آیا کچھ نہ وہ
علم سینہ سے جو دیکھا ذات باری اور ہے

ہمنے دیکھا آپکو آپ کی آنکھون سے صنم
دل نے چاہت سے جو چاہا آگئے وہ سامنے
غلو تین دل نے جو کین پہلو مین بٹھایا آپکو

دل ہمارا اس فدیمین یہ پاسداری اور ہے
میری آنکھونمین لہے یہ رازداری اور ہے
جوش الفت نے کہا یہ جان نثاری اور ہے

ہنس کے فرمانے لگے مردان صفی سے ہمنشین
ہم تمھارے پاس ہین کیون آہ و زاری اور ہے

دل لگا اپنا ہے جان جان سے
ناز سے غمزہ سے چاہت سے یہ بت
چاہنے والے کو چہتے ہین وہ خود
وہ شہ خوبان ہے ہمپہ مہربان
خالق کون و مکان پر ہو فدا
پس گئے لعل بدخشان رشک سے

آملے جو صورت انسان سے
دل کو لے لیتے ہین کس ارمان سے
تمکو کیا سودا ہے ہونادان سے
ہر طریقہ سے اور ہر عنوان سے
دیکھو یارو اسکو اسکی شان سے
سُرخی لب دیکھ رنگ پان سے

میرے مردان ہمپہ ہون صدقہ نثار
ہو نہ باہر یار کے فرمان سے

نہ اب مائل رنگ و بو ہم رہین گے
حجابات اسمی ماو شما ئی
ہے گر دوان دل مین وہ خورشید روشن
عنایات ساقی نے وہ مے پلائی

پیے گل نہ اب کو بکو ہم رہین گے
اُٹھے سب لبس اب دو بدو ہم رہین گے
چمکتے بصفو مہر یہ خو ہم رہین گے
نہ محتاج خم اور سبو ہم رہین گے

تن و جان ہے اپنا وہی بدر مردان
تو کیون اب پئے جستجو ہم رہین گے

شمس روشن ہی قمر بھی رخِ تابان سے ترے / شمع ضوگیر ہوئی نورِ شبستان سے ترے

سایہ سے ترے قد کے ہی یہ سرو سرافراز / پیچ سنبل کو ملا زلفِ پریشان سے ترے

رخ روشن کا ترے عکس ہے یہ حسن فلک / چاہ چمکی ہی دلو مین تو بھی زنخدان سے ترے

پائی ہی سیہ چشمی بتون نے ترے تل سے / چشم جادو ہے بنی نرگس فتان سے ترے

ہی ترا کت دم رفتار گلو مین جو یہ مردان / سیکھ آئے ہین یہ سب سروِ خرامان سے ترے

دیکھا نہ ہمنے مثل ترے اے قمر کوئی / پیدا نہ آج ہی نہ ہوا پیشتر کوئی

وہ نور وہ ظہور ہے تیرا کہ کیا کہون / قابل مثال کے نہین شمس و قمر کوئی

بھولا ہون تیری یاد مین اپنے کو اسطرح / نے دست و پا کی یاد نہ ہی فکر سر کوئی

مین جسم اُنکا ہون وہ مری جان اسلیے / اب حاجت پیام ہی نے نامہ بر کوئی

مردان ہون عشق یار مین گم یار ہی عیان / داخل ہی جسم و جان مین کوئی اور بر کوئی

کام اتنا میرے پیارے چرخ کہن سے نکلے / تمسے نہون جدا مین جب جان تن سے نکلے

تم حالتِ نزع مین بھی پاس میرے رہنا / تا کلمہ محمد میرے دہن سے نکلے

یارب نہ تا قیامت محتاج ہون کسی کا / جو ہو مری تمنا وہ پنجتن سے نکلے

وحشت نہ قبر مین ہو تم سامنے ہی رہنا / دست جنون نہ میرا باہر کفن سے نکلے

ہے لطف زندگی کا بعد از فنا اسی مین / نام خدا جو اپنے سب تن بدن سے نکلے

روزہ نماز تسبیح پہونچا ینگے نہ وان تک / ہوگا وصال اُسی کو جو ما و من سے نکلے

اپنی خبر نہ باقی رہ جائے گی کسی کو / پردے سے گر کہین وہ اک بانکپن سے نکلے

یادِ قدِ صنم مین مین دوان شاں اُس وقت
جب کام کوئی میرا سرو چمن سے نکلے

مردان جو کوئی ڈوبے دریائے عشق مین وہ
چھوٹے خودی سے اپنے جب وطن سے نکلے

اپنی صورت مین عیان تجھکو صنم دیکھ چکے
تیری نظرون نسے تجھے تیری قسم دیکھ چکے

تیری ابرو کے ہین گھائل تو رکھو اپنا ہی شکار
پھر دکھا ہمکو وہ تیغ دو دم دیکھ چکے

انھین بھاتی نہین دولت ہی دو عالم مین کچھ کی
دولت حسن کو تیرے جو صنم دیکھ چکے

اب چھپا ہمسے نہ تو چہرۂ تابان اپنا
جب سے صورت تری اہل کرم دیکھ چکے

رخِ تابان کو دکھا کر نہ الگ ہو للہ
دل نے بے تیرے بہت رنج و الم دیکھ چکے

تیری تعریف کی طاقت نہین مجھکو جو لکھون
رہ گئے حمد مین سب تیز قلم دیکھ چکے

ہمتو رہتے ہین سدا یاد کے محو مردان
جب سے پیران سلاسل کا کرم دیکھ چکے

باقی نہین رہا نہ مری آرزو رہی
اب دور تمسے ہین نہ مری جستجو رہی

دیکھون نہ آپ کو نہ مرا ہے کہین پتہ
جو ہو تمھین ہو مجھ مین مری گفتگو رہی

مین خود رہا نہ میری تصور مین کوئی اَور
تصویرِ یار دل مین مرے دوبدو رہی

ایسی ملی ہے روح مری روحِ یار سے
جب سے کہ تھی ازل مین وہی ہو بہو رہی

مردان نہ تم رہے نہ رہی خو بو تمھاری وہ
شہرت فقط ہی نام کی اب کو بکو رہی

نورِ نظر بھی تو ہی گفتار بھی تو ہی ہے
ہر ہر قدم مین میری رفتار بھی تو ہی ہے

بعد از فنا یہ دیکھا حیرت سے صاف ہو کر
اسرار سب ہے تیرا اظہار بھی تو ہی ہے

اس جان و تن مین تو ہے سب تیری گفتگو ہی
وہم و خیال تو ہی اذکار بھی تو ہی ہے
حق الیقین کے صدقہ جسنے یہ کہہ سنایا
سب جان و تن مین تو ہی دیدار بھی تو ہی ہے
دیکھا پرکھ پرکھ کر مردان پتہ یہ پایا
گر دید ہی تو ہی ہے دیدار ہی تو ہی ہے

کیا مین کہون اور کس سے کہون اب حالِ دل ٹری سودائی
پیاسے حیا ہے جنکے دلون مین سن سکتے ہین غم کی سنائی
کچھ دھیان ہے گلشن دل کا مرے رکھنا ہی گر شاداب تجھے
پھر تیرے سینچنے سے ہوئے گا کیا جب دل کی کلی کہین مرجھائی
آ مرے جانی جان و جگر مین نور ہے جیسے ماہ و خور ہین
کب سے تڑپتا ہے دل کی منزل مین زار زار تماشیدائی
دنیا ہے درد و الم مین سکھیا لطف ترا جو مجھپہ چھپا تھا
گو کہ ظہور مین دور پڑا تھا لیک نہ تھی کوئی دل سے جدائی
مخفی ہین جو جو لطف ترے پاتا ہے دل سب انکے مزے
مرا جان و جگر صدقے مین ترے مرے دل مین تیری دہائی
آٹھ پہر کہتا ہی رہے ہر ساعت ذکر کیا ہی کرے
تیری باتون پہ دھیان دھرا ہی ہے تو بھی نہ کرے کچھ تیرا فدائی
تیرا آتش دلی ہو بیان کس سے تیری شکل جلی ہو نہان کس سے
تیرے لطف کا ہوئے بیان کس سے کہان کسکی زبان مین تو انائی
لطف و کرم ہے تیرا شیوا اور پار لگانا سبھون کا کھیوا

ہوئے سہاگن یا کہ ہو بیوہ سب کو ہے تجھسے توانائی
دونون جہان مین نور تیرا شہ مردان صفی مین ظہور تیرا
میرے دیدہ و دل مین سرور تیرا تو ہی تو ہے سبھو مین میرے ہرجائی

بھید احد احمد کا کھلا ہے
تن ہے محمد روح خدا ہے
نرگسین چشم ہی زلف سیہ ہے
شمس سے چہرہ ضو مین ضیا ہے
محبوب خدا ہے صل علی ہے
نور محمد نور خدا ہے
حیف صفت مین زبان نہین چلتی
شاہِ زمن کی شان جدا ہے
جیسے احد احمد ہے واحد
دل سے ہے پیر کی شکل بپا ہے
اللہ و محمد پیمبر ہین اُسکے
پردا اُٹھا کر دیکھ لیا ہے

مردان صفی شہ قل ہو اللہ
ایک ہی نور ہے ایک ہی ضیا ہے

لاکھ دیکھون تجھے بھرتی نہین نیت مری
دل ہے قابو مین مرا اب نہ طبیعت میری
آکے پہلو مین مرے بیٹھ مین ہو جاؤن نثار
ہے تمنا تو یہی ہے یہی حسرت میری
دم آخر تو مرے پاس بھلا آلبے درد
تیری فرقت مین کوئی دم مین ہے رخصت میری
قبر پر میری اگر فاتحہ پڑھنے کے لیے
وہ جو آجائین تو تھرا اُٹھے تربت میری
تمکو دیکھا کرون ہر وقت سراپا ہون فنا
کرتی رہ رہ کے تقاضا ہے یہ حالت میری
زندہ درگور ہون لیکن مجھے زندہ نہ سمجھ
ایک مدت جو یہی رہگئی حالت میری
کشتۂ ناز ہون جنکا ہے اُنھین کا کونین
تروتِ جسم سے اُٹھ گئی وہ ہے میت میری

بعد مردن بھی مین بیمار محبت ہی رہون
تا قیامت نہو یارب کبھی صحت میری

ہیچ دنیا ہے زر و مال ہی سب ہیچ مگر
اک محبت تری مردان ہی یہ دولت میری

اپنے عاشق کو خدا دیکھو خدا کرتا ہے
طالب اُسکا جو ہی مطلوب ہوا کرتا ہے

اللہ اللہ مری صورت ہی اُسی اللہ کی
جسکا بندہ ہی جہان دل یہ ندا کرتا ہی

پردہ شکل کو اپنے جو اُلٹ دو تو خدا
صورت اپنی ابھی اُس شکل مین وا کرتا ہی

ہی حقیقت مین وہ محبوب سب اسما ہین حجاب
دور کر دو جو حجاب آپ ملا کرتا ہے

گر نہین مین ہون تو محبوب ہی اللہ اللہ
شکل آدم مین عجب رتبہ ہوا کرتا ہے

منزل فقر ہوی ختم تو مرشد نے کہا
اب نہین تم ہو مگر حق یہ ندا کرتا ہے

نام مردان ہی کبھی مرشد و ہادی ہی کبھی
انھین پر دو نمین دل آرام رہا کرتا ہے

غزل فارسی

دیدم امشب نگار رعنائے
این نہ دانم کہ بود کہ جائے

گلشنی بود دل کشے اینجا
تازہ و پُر ثمر گل آرائے

مسجدے بود در قطع گلزار
خوشنما خوش قطع مصفائے

اندران باغ بد مسہری خوش
درمیان گستر اندر جائے

ہیچ کس اندران نہ بود دگر
از بشر واحدے نہ چو پائے

فرش پاکیزہ و لطیف بدان
نرم و نازک سفید زیبائے

جلوہ گیر بساط بود گلے
شکل احسن لطیف و رعنائے

بے نیازِ غنی و بے ہمتا	دلبرے دل کشے خود آرائے
آن چنان محو دید او بودم	کز دلم رفت و دین و دنیائے
عرض کردم از و بقربت او	با تو دارم شہا تمنائے
آنکہ گردد معانقہ با تو	با دہمبستری ہمین جائے
عرض معروض ما شنید بغور	لیک خاموش چون حیا زائے
تیز در فکر کار دیگر بود	سوے دیگر نہ دید خود رائے
ہان ہمین گفت باز پس از ما	روزہی بد آدم این تمنائے

در امیدی و حسرتے مردان
دل خود را امید افزائے

ٹھمری

میرے بھلے پر بھونے ہے ٹھنی

جر جو جے سو ہے ناتھ نے کینچی	ایسے دیال سے موسون ٹھنی
مردان صفی سو ہے ناتھ اپربل	دھن میری مرلی نے یہ ہی دھنی

ہوری

پیا نے چنریا موری رنگی رنگ نگ مان	جا سے ہوئیں تت تت ہی امنگ مان
چین بھئی دکھ سکھ سب ہو گئیو	جب سے رہن لاگے پیا مورے سنگ مان
رنگ ڈھنگ سب مورے پیا کے ہین گویا	پیا کے ہین رنگ ڈھنگ سب مورے ڈھنگ مان

اب نا لکھو جی نہ دینی سند لیبہ
کہ مردان صفی ہین لے انگ انگ مان

ٹھمری

مرے نینوں میں نور بینائی بسے — جیسے ہاتھوں میں رنگ حنائی بسے
مردان صفی تم ہیں مان پیارا — چاہت سے چاہو تو آئی بسے

دیگر

ہمارے کینے درپن صاف صاف لیو
اپنے میں اپنے کو دیکھے جو مردان — ایسے پتر کو گلے سے لگیو

ٹھمری

مدھ بھری موری چٹکیلی مٹکی — سیس سوہے دونوں لٹ کھولے لٹکی
لوبھ رہے گھر دیکھ کے جگ مورا — اوٹ رہے جو نہ گھونگھٹ کی
اپنے پیا کے میں بل بل جیہوں — جن کینو راہ سہج پنگھٹ کی

مردان صفی جی نارسند رہوں
کاہے کو من مورا کوہو سے اٹکی

دیگر

بہیاں گہو موری بار سے بار — اور دھومیکا سو رہو سنگار
کھول گھونگھٹ سارے تن من مان — دیکھوں میں جیون جیون چھب ادھکار
چھان پھری چھوں دیس اے موہن — من میں مان ملیو مورے جنم کے یار

مردان صفی کے میں بل بل جاؤں
جنے پھیے مورے جگ اوجیار

برہا بھری مورے درکے رہی چھاتی
نینن کاجر پریم کا دے دے
ہاتھن کنگن ساج کی سجنی
سو ہے سلونی جو مدھ بھری ہوتی

چھاتی لگاتی جو پیا کو مین پاتی
موہن سلونی مین بن بن آتی
پیا کو مین اپنے گلے سے لگاتی
پیا کی مین اپنی پیاری کہاتی

کاہے کو سوچ سمجھ دیکھو من مان
مردان صفی جی مین جنم سنگھاتی

چنری

زنگیو رنگ ریجا بھلی

موری چنری مان دوؤ جگ لوبھے
تمھین ہو رنگ ریجا ہو تمھین

ایسے رنگن ہے رنگی تو مری
تمھین ہو رے چٹک چنری

مین تو ہون مردان صفی رنگ مانی
شہ قل ہو اللہ کے چرنن پڑی

ادھا

تری بانکی ادا نے مارا ہمین

نظرون سے اترے تو اترے سبھون کے
جہان پیارا رہی اپنا نہ ہو مردان

پیارے کرنا نہ اک تم اتارا ہمین
ایسی محفل سے بہتر کنارا ہمین

ادھا

مورا بالکا رسیلا سنورا واری

جامے پہ جامہ ہے جگ اجیارا
قل ہو اللہ سر پاگ دھرا واری

جیس ملا چاہے مردان صفی جی بان
دلسن چہے آپ بن آدا ری

ٹھمری

لگ گئی مین تو پیا تو رے گروا
جب سے لگی من پیا تو ہین بھیگی
چھوڑ کے مات پتا سھنسروا
پھیکے لگے مہکا سورہو سنگھروا

مردان صفی جانان آن ملو ہے
تن من سب مورا آٹھو پہروا

بھجن

ست گورمن بھیو سن ہین کے داسی
پرکھو الکھ تم اپنے کو داسی
من ہین کے نسدن بھیو سن باسی
ات اُت پھرے من ہوے اُداسی

صاحب ہر دے ملا اُس مردان
بسوامان سب جیسے ملے بسواسی

بھجن

الکھ الکھ من راگ لگا دو یا ہی نس دن لیکھا
صورت شیام کی چھین نا بسرے چنو وروپ انوکھا
کام کرودھ لوبھ نہ راکھو سادھو جوگ گھنیرا
تن من چیتو داین صاحب چھوڑ کے آپن جنتا
یہ پت سادھے جوگ جو کوئی آیو ئی صاحب ہو لے
صاحب ہوت کے دویدھا چھانڈی نت ہین صاحب سانچا
مردان صفی کی ہے یہ بانی بوند بوند جانیو ست بانی

بوند سمند رہیو بھو ساگر جس کا تس جل بھیکھا

بھجن

سمرون مین سوامی آپا رنگھاتی
پل چھن من مین مان من نہین باتی
جب سے رہے یہی گھر من سوہین
پریم کی ڈوری ہیا کی گاگر

جن تن پریت رچیو دن راتی
ہیا بیچ شیام لکھون کہ پاتی
نیہہ کا دینا بھیو من باتی
نیہہ کا جل بھرو دھوئے کے ماٹی

مردان صفی ہوے گرمکھ بولے
پرکھو پران تم اپنے کو داسی ہٹو

ہولی

گوری سیان ملن کی بتا دو گھات

شیام سندر رنت گھر مین رہت ہین
مردان صفی ہیا مان پیا دیکھت

دیکھ پڑین جب گو وا کی ہے بات
تن من وارت بل بل جات

ہولی

گوری سیان ملن آدھی رات جات

بیچ رنگ ساری گوری سوہے بدن پر
رس بھری انکھیان کاجر سوہے
نیم دھرم سے پہونچین اٹا پر
لاگ گلے پیا کی بھے دو و
مردان صفی پیا سنگھ رہت ہین

چال چلت بل کھات جات
پان سوہے مکھ کھات جات
دیکھ نیلم موہے جات گات
ناہین رہی دو بجے کوی بات
دن دن بھری ساری رات رات

ہولی

گوری سیاں ملن کی بتادو گھات

جا دن سے بچھڑے من موہن — تا دن سے کچھ ناہین سوہات
ہیا بیچ دیکھت پیا کو جو نس دن — وا سے ملت ناہین تنکو نجات

ہولی

رنگ ڈالت ہین منھ پر شیام سندر — سووت جاگت آٹھون پہر
تن من سب مورا بھیگ گیو ہے — شرابور بھئی موری ساری چُنر
مردان صفی جی سے کھیلت رنگ نت — اپنی رہی ناہین واکو کھبر
چشتیہ رنگ سوہے سارے بدن پر — مولیٰ علیؑ جی کی نیک نجر

مُناجات

پیرون کے پیر آپ ہین یا پیر دستگیر — روشن ضمیر آپ ہین یا پیر دستگیر
ہر دم بصیر آپ ہین یا پیر دستگیر — میرے خبیر آپ ہین یا پیر دستگیر

لیجیے خبر مری مرے آقا کھڑی گھڑی
سب مشکلین لگا لیے جو ہین اڑی پڑی

ہے آسرا مرا تو ترا آپ ہی سے ہے — ہر اک غم و الم کی دوا آپ ہی سے ہے
سب دردہون دفع وہ شفا آپ ہی سے ہے — میرا ہر ایک لحظہ بھلا آپ ہی سے ہے

وہ لطف کیجیے کہ نہ کوئی مرض رہے
جو دشمنی کرے نہ وہ دشمن غرض رہے

چاہا جو آپ کا ہے وہ چاہا خدا کا ہے
جو انتظام ہے وہ شہ مصطفےٰ کا ہے
جو فعل آپ کا ہے وہ رب العلیٰ کا ہے
بخشش کا قاعدہ وہی سب مرتضےٰ کا ہے

پھر دیر کیون ہے میری کبھی اب لیجیے خبر
جو دل مین ہے وہ دیجیے یا شاہ بحر و بر

شاہنشہ شہان معانی ہین آپ تو
رونق فزائے دونون جہانی ہین آپ تو
ہر اک ولی کی شکل نہانی ہین آپ تو
شیر خدا کی روح روانی ہین آپ تو

مجھ پر نہ چھوڑیے مجھے اپنا بنائیے
جو کام ناپسند ہو اُس سے بچائیے

غوث الصمد ہین آپ اور شیر خدا ہین آپ
محبوب پاک پیارے خدا کے شہا ہین آپ
قطبون کے قطب ربّ زمین و زمان ہین آپ
حاجت روائے خلق ہین مشکل کشا ہین آپ

شرمندہ ہون نہ خاصونکین وہ لطف کیجیے
آقا گدا کو اپنے یہ توقیر دیجیے

الفت ہو جسکو آپ سے مجنون وہ کیون رہے
جو ہو گیا ہو آپ کا محزون وہ کیون رہے
دل ہو ہرا جو یاد مین پُرخون وہ کیون رہے
شفقت ہی جس پہ غیر کا مفتون وہ کیون رہے

بندے کی بگڑی بات کو آقا بناتے ہین
سیلاب لیکے قطرون کو دریا مین جاتے ہین

یا غوث پاک آپکا خادم ہون یا نہین
فرمائیے سر خلق کا ناظم ہون یا نہین
آپ ہی کہین کہ مین ترا حاکم ہون یا نہین
اور قاتل عدوئے مکارم ہون یا نہین

مقصد بچائیے مجھے اعدا کے ہاتھ سے

مقتول ہون عدو مرے آقا کے ہاتھ سے

دن رات ہر گھڑی ہے مجھے آپکا خیال
ورنہ ہجوم غم سے بہت تھا مین اب نڈھال

داخل ہون سلسلہ مین اسی سے ہو دل بحال
کیا کیا کہون مین آپ پہ روشن ہے دل کا حال

سرکار سے وہ فیض کا دریا روان ہو آج
محتاج ہو کے دم مین غنی کامران ہو آج

یا شاہ دوجہان یہ ہوا ختم ماجرا
یہ عرض میری کیجیے مقبول مالکا

چھوڑا سب اپنا درد والم آپ پر شہا
جو کچھ کہ مین نے لکھا ہے یا دل سے ہے کہا

صدقہ مین پنجتن کے دعا مستجاب ہو
مردان صفی پہ چشم کرم اے جناب ہو

مناجات بحضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

شاہنشہ کون و مکان زیبائش ہر سروری
حامل راز علی جیون خاتم انگشتری
مجھپہ بھی ہو اک نظر آقا تری رحمت بھری

رونق دہ تخت زمین گون نگاہ چراغ خضری
رہ نمائے دین روشن دین وہ پیغمبری
ہون غریب بے نوا افتادہ اندر بتری

لحظہ لحظہ دمبدم لیجیے خبر مولا مری
خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

چشتیون مین دی وہ نعمت ہر ولی اللہ کو
سینہ پُر نور سے ہے جنکے ہے خجلت ماہ کو

ایکدم مین کرتے ہو کوہِ گران اک کاہ کو — پل کے پل مین ہو دکھاتے راہ حق گمراہ کو
فخر ذاتِ پاک سے ہی ہر گدا کو شاہ کو — بخشیے حل اب مرے بھی مطلبِ دلخواہ کو

ہین مراتب آپکے معلوم بس اللہ کو
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

دی سماع کو آپنے وہ چشت مین زیب آوری — جس سے ہر چشتی کو ہے راز و نیازِ داوری
آئے جب سے آپ یان باشان و شوکت قیصری — بنگیا ہندوستان رشکِ بتانِ آذری
ہر ولی اسمین ہی روشن مثل شمس خاوری — کر رہے ہین خاکسارِ ہند دعوی خودسری

مجھپہ بھی ہو اک نظر رحمت کی اے آقا تری
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

حال میرا آپ سے مخفی نہین ہون ناتوان — ہر مرض روحی و جسمی نے مچایا ہی فغان
ظاہر و باطن کیجے اعدا سے مجھے دیجے امان — دور رکھیے مجھکو رنجون سے اور رکھیے شادمان
گر کوئی آلام دہ ہوئے مقابل ناگہان — کالعدم کیجیے مرے بدخواہ کو فوراً وہان

دستگیری و معینی میری کیجیے ہر زمان
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

کشتیِ فقر و غنا کو ہو امان طوفان سے — پھر کوئی صدمہ نہ پہونچے لطمہ شیطان سے
جا لگے کشتی یہ میری ساحلِ رحمان سے — پھر ملون جا کر مین اپنی خاص روح و جان سے
جسنے ظاہر کر دیا اپنے کو شکل انسان سے — میرا اسکا ایک ہی ہو معاملہ ہر آن سے

فرق باہم کچھ نہ رہ جائے کسی عنوان سے
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

ہووے فوراً آیا معینی دل کا چاہا مدعا
جو تمنا ہو بلا تاخیر ہووے سب روا

ہر دعا مقبول ہو میری معین الدین شہا
ہو وہ میرا کام جس دم جو کرون مین التجا

ہاتھ اٹھین یا دل ہی دل مین مانگ اٹھو نہین کچھ دعا
یا ارادہ ہوئے کچھ یا دلوے نیت ہی ندا

بندۂ مردان صفی کے کام سب ہوئین روا
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

ہزاران ہزار شکر پروردگار حقیقی کا کہ اس زمانۂ فرحت اقتران مین منبع عرفان و ایقان داروے دل سوختہ جانان تعویذ جادو طلسم اعجاز آتشکدۂ عشق حقیقی المعروف بہ دیوان مردان صفی از ارشادات مہر سپہر معرفت و حقیقت رہبر راہ طریقت محرم اسرار خفی و جلی حضرت احمد علی شاہ صاحب مردان صفی بہ اصرار فرمائش عقیدت مندان حضرت موصوف مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بماہ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۲ھ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر راحت بخش تفتہ دلان ہو خداوند عالم بہ برکت نفوس عالیہ جناب مفید عالم و عالمیان کرے ۔